REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P/GDP. 6.

جلد ۳۹ — شمارہ ۲

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبد الحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۶۰ روپے، ششماہی ۳۰ روپے، ممالک غیر (بذریعہ بحری ڈاک) ۲۵۰ روپے، فی پرچہ ۱/۲۵ — ایک روپیہ پچیس پیسے۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان 143516

۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۰ ہجری — ۱۸ صلح ۱۳۶۹ ہش — ۱۸ جنوری ۱۹۹۰ ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت ٹھیک ہے۔ الحمد للہ۔
احباب کرام حضور انور کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور خصوصی خلافت نیز مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

ملفوظات سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

(۱) "اِس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کُھل گئی ہے۔ اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں۔ اِس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد کے عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ روزمرہ کے اخباروں رسالوں اور اشتہاروں سے جو یہاں پہنچ جاتے ہیں اِس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اِس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ مثلاً کسان سمجھتا ہے کہ میں جب تک کھیتی نہ کروں گا اور وہ پھل نہ لاوے گی تب تک گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اِسی طرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشہ پر بھروسہ ہے اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں تو پھر زندگی محال ہے۔ اس کا نام اسباب پرستی ہے۔ اور یہ اِس لئے ہے کہ خُدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان نہیں ہے۔ پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی۔ ہوا۔ غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدارِ زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک خُدا تعالیٰ کا اِذن نہ ہو۔ اِسی لئے جب انسان پانی پیئے تو اُسے خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ نے پانی پیدا کیا ہے۔ اور پانی نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک خُدا تعالیٰ کا اِرادہ نہ ہو۔ خُدا تعالیٰ کے اِرادے سے پانی نفع دیتا ہے۔ اور جب خُدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۲۳۱)

(۲) "بہت دُعائیں کرتے رہو۔ تاکہ اُن بلاؤں سے نجات ہو اور خاتمہ بالخیر ہو۔ عملی نمونہ کے سوا بیہودہ قیل قال فائدہ نہیں دیتا۔ اور جیسے یہ ضروری ہے کہ ڈر کے سامانوں سے پہلے ڈرنا چاہیئے۔ یہ بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ڈر کے سامان قریب ہوں تو ڈر جاؤ۔ اور جب وہ دُور چلے جاویں تو بیباک ہو جاؤ۔ بلکہ تمہاری زندگی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھری ہُوئی ہو۔ خواہ مُصیبت کے سامان ہوں یا نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ مقتدر ہے وہ جب چاہتا ہے مصیبت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جب چاہتا ہے کشائش کرتا ہے۔ جو بھی اُس پر بھروسہ کرتا ہے وہ بچایا جاتا ہے۔ ڈرنے والا اور نہ ڈرنے والا کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ اُن دونوں میں ایک فرق رکھ دیتا ہے۔

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ سچّی توبہ کریں اور گُناہ سے بچیں۔ جو بیعت کر کے پھر گُناہ سے نہیں بچتا وہ گویا جھُوٹا اقرار کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۳۱ - ۲۳۲)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸؍صلح ۱۳۶۹ ہش!

مُباہلہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بڑی قوّت اور جلال سے بولا ہے
اور
اُس نے اپنی زندگی کے حیرت انگیز نشانات دِکھائے ہیں

کیرلہ سے شائع ہونے والے ایک اخبار "DESHA ABHIMANI" نے اپنی ۲۸؍نومبر ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں کوڈیا تور (کیرلہ) کے مباہلہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک مضمون مندرجہ ذیل عنوان پر شائع کیا ہے کہ:-

"خُدا نے اپنی زندگی کا نشان نہ دِکھایا خاموش رہا۔"

اِس اخبار نویس اور اس کے ہم مسلک ملاں کو ڈنکے کی چوٹ سے ہم بتانا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بڑی طاقت اور جلال سے اپنی زندگی کا ثبوت دیا ہے۔ اور وہ بڑی عظمت اور شان سے بولا ہے۔

محدود مُباہلہ مُباہلہ کیرلہ اگرچہ ایک محدود مباہلہ تھا۔ جو کیرلہ کے مُکذبین کی اصل مُباہلہ سے فرار کی علامت اور حضرت الزامات سے اُن کے انکار کا کُھلا کُھلا ثبوت مُہیا کرتا ہے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کیرلہ کے نتیجہ میں عظیم الشان نشانات دِکھلائے ہیں۔ جن کی جھلکیاں وقتاً فوقتاً بدر کے اِنہی کالموں میں پیش کی جاتی رہی ہیں۔ اور آج تک کسی مکذب کو ان کے جواب کی جُرأت نہ ہوئی۔ اشاعت ہذا میں بھی اِسی سلسلہ میں ایک مضمون طبع ہو رہا ہے ؎

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو! ؛ کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ!! (دُرِّ ثمین)

اصل مباہلہ وہ ہے جو سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے ۱۰؍جون ۱۹۸۸ء کو امام المکذبین ضیاء الحق کو مخاطب کر کے دیا تھا۔ جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دُعا کے نتیجہ میں عالمی سطح پر اس رنگ میں دُشمنانِ احمدیت کو ذلیل و رُسوا اور شرمندہ کیا کہ اہلِ بصیرت قیامت تک اِن نشانات کو یاد رکھیں گے۔

یہی ساری جماعت امام زمانہ کے پیچھے چلتی ہے۔ اگر مباہلہ کیرلہ [illegible] میں کوئی نشان بھی نہ دِکھایا جاتا تو بھی اللہ تعالیٰ نے جو اصل مباہلہ کے نتیجہ میں حیرت ناک نشانات دِکھلائے وہی صداقتِ احمدیت کے لئے کافی تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے اصل مباہلہ اور حضور انور کی دُعا کے نتیجہ میں تو نشان پر نشان دِکھائے اور ہر جگہ معاندینِ احمدیت کو ذلیل و رُسوا کرے اور کسی دُوسری جگہ احمدیت کا ساتھ چھوڑ دے۔ لہٰذا اس موقعہ پر اصل مُباہلہ کے نتیجہ میں حیرت ناک طور پر ظاہر ہونے والے نشانات کی چند مثالیں پیش کی جا رہی ہیں ؎

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

اسلم قریشی کی کہانی اسلم قریشی کے متعلق علمائے پاکستان نے ایک جھوٹی کہانی گھڑی کہ اُسے حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے ہلاک کروا دیا ہے۔ اور منظور چنیوٹی وغیرہ نے اعلان کیا کہ اگر یہ بات غلط ثابت ہو جائے تو انہیں گولی مار دی جائے۔ یہ ایک ایسا بہتانِ عظیم تھا جو اُن علماء نے باندھا جن کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سطحِ زمین پر بدترین مخلوق قرار دیا تھا۔ ہنگامے کئے اور معصوم احمدیوں کی جانوں اور اموال اور جائیدادوں کو نقصان پہنچایا۔ مساجد مسمار کیں۔ مباہلہ کے ایک ماہ کے اندر اندر خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور وہ مُبیّنہ مقتول زندہ ہو کر سامنے آ گیا۔ سارے پاکستان میں اس واقعہ کی تشہیر ہوئی۔ ملک کے اخبارات اور T.V. نے اسے نمایاں طور پر پیش کیا۔ شرفاء نے معاندینِ احمدیت پر لعنتیں ڈالیں

اب آپ بتائیے کہ:-

اللہ تعالیٰ پوری قوّت و جلال سے بولا یا نہ بولا ؎

ذِلّت ہی چاہتے یہاں اکرام ہوتا ہے
کیا مُفتری کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے؟ (دُرِّ ثمین)

اِس سلسلہ میں اخبارات کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیے:-

(۱) روزنامہ "جنگ" لاہور نے ۱۳؍جولائی ۱۹۸۸ء کو صفحہ اوّل پر یہ سُرخی دیتے ہوئے کہ:-

"مولانا اسلم قریشی پانچ سالہ "پراسرار" گمشدگی کے بعد ایران سے وطن واپس آ گئے"

گھریلو پریشانیوں مذہبی عقائد اور ملکی حالات سے دل برداشتہ ہو گیا تھا۔ دو سال پہلے گھر والوں کو اپنے بارے میں خط بھی لکھا تھا۔ مجھے علم نہ تھا کہ میرے لئے اتنی بڑی تحریک چل سکتی ہے۔ (مولانا اسلم قریشی)

لاہور۔ (رپورٹنگ ڈیسک)۔ مولانا اسلم قریشی ۵ سال تک رُوپوش رہنے کے بعد دو روز قبل اچانک پاکستان واپس آ گئے۔ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب مسٹر نثار چیمہ نے گزشتہ روز ایک پریس کانفرنس میں مولانا اسلم قریشی کی موجودگی میں بتایا...... مولانا کی کہانی یہ ہے کہ وہ گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے اور کچھ اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے مُلک سے چلے گئے۔ اُن کا خیال یہ تھا کہ وہ اِس ملک میں اپنے مذہبی عقائد کے مطابق نہیں رہ سکتے۔ اور نہ ہی وہ کچھ کر سکتے ہیں جو وہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں انہوں نے جو کچھ بتایا اس کے مطابق یہ اپنی ذہنی پریشانی کے مطابق یہاں سے نکلے۔ اور ۴، ۵ ماہ بعد ایران پہنچے۔ ہم نے اُن کے بیٹے اور بھائی کو بُلایا کہ وہ شناخت کر لیں کہ آیا یہ واقعی مولانا اسلم قریشی ہی ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہم نے انہیں کسی ایک مُلک یا محدود علاقے میں نہیں ڈھونڈا۔ ہمیں جہاں بھی اطلاع ملی ہم نے انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ اس کے نتیجہ میں یہ پتہ چل گیا کہ یہ ایران میں ہیں۔ لیکن اب یہ اپنی مرضی سے اسی طرح واپس آ گئے ہیں جس طرح یہ اپنی مرضی سے چلے گئے تھے۔ اور یہ سب سے پہلے ہمارے پاس ہی آئے ہیں۔ اُن کی واپسی کا ہمیں اسی وقت ہی پتہ چلا جب یہ ہمارے پاس واپس پہنچے۔"

(۲) روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے ۱۳؍جولائی کے شمارہ میں صفحہ اوّل پر تین کالمی سُرخی کے ساتھ یہ خبر شائع کی:-

"مولانا اسلم قریشی ساڑھے پانچ سال کی گمشدگی کے بعد اچانک واپس آ گئے۔"

ناساعد گھریلو حالات اور ناموافق ماحول کی وجہ سے سکون کی تلاش میں ایران چلا گیا تھا۔ قادیانیوں کو پریشان کرنے کے لئے غائب نہیں ہُوا۔ (مولانا اسلم قریشی)

لاہور ۱۳؍جولائی (نمائندہ خصوصی) تحریکِ ختمِ نبوّت کے کارکن اور سیالکوٹ کے عالمِ دین مولانا محمد اسلم قریشی کا معمہ حل ہو گیا۔ اور ساڑھے پانچ سال گُم رہنے کے بعد اسلم قریشی خود پاکستان پہنچ گئے۔ انہوں نے خود کو پولیس کے حوالے کر دیا..... ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اسلم قریشی نے کہا کہ میں خود اِس لئے گُم نہیں ہُوا کہ قادیانی اقلیت کو پریشان کروں۔"

(۳) روزنامہ "مشرق" لاہور نے ۱۳؍جولائی ۱۹۸۸ء کے شمارہ میں صفحہ اوّل پر آٹھ کالمی سُرخی میں مندرجہ ذیل خبر شائع کی:-

"عالمِ اسلام کی پُراسرار گمشدگی کا معمہ ڈرامائی انداز سے حل ہو گیا

مبلغِ ختمِ نبوّت مولانا محمد اسلم قریشی سوا پانچ سال بعد برآمد ہو گئے

مولانا نے اچانک لاہور میں پیش ہو کر انتظامیہ کو حیرت میں ڈال دیا!

مجھے کسی نے اغوا نہیں کیا میں اپنی مرضی سے ایران چلا گیا تھا"

سوچئے! اور جاگئے!! اور بولئے!!! اور اس کا ضرور جواب دیجئے کہ حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے مباہلہ کے نتیجہ میں احمدیت کے حق میں اللہ تعالیٰ حیرت ناک طور پر بولا یا نہ بولا!؟ ؎

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار
(دُرِّ ثمین)

(باقی صفحہ ۔۔ پر ملاحظہ فرمائیے)

بدر کی توسیعِ اشاعت میں حصّہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے

خطبہ جمعہ

اِس رنگ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں مختلف تراجم کی بھی توفیق عطا فرمائی اور جیسا کہ میں نے مثال دی ہے خُود بخُود سامان مُہیّا فرماتا رہا۔ جب دیوارِ برلن گر رہی تھی اور ٹیلیویژن پر لوگ دیکھ رہے تھے اور عجیب عجیب رنگ میں اپنی خوشیوں کے اِظہار کر رہے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اُن کی خاطر دیوارِ برلن گرائی جارہی ہے۔

مَیں جانتا تھا کہ محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خاطر دیوارِ برلن گرائی جارہی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم فتح ۱۳۶۸ ہش مطابق یکم دسمبر ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم منیر احمد جاوید صاحب مبلغِ سلسلہ لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

پاکستان سے انگلستان کی طرف عارضی ہجرت کرنے کے بہت سے فوائد ایسے تھے جو رفتہ رفتہ روشن ہوئے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اہمیت واضح ہوتی چلی گئی۔ ان بہت سے فوائد میں سے جو خدا کی تقدیر کے مطابق ہمیں لازماً اس طرح عطا ہونے تھے جیسے بچے کو دوا دی جاتی ہے اور اس کی شفا کے لئے اور اس کی زندگی کے لئے، اس کی بقاء کے لئے وہ دوا ضروری ہوا کرتی ہے خواہ کیسی ہی کڑوی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس طرح ہمیں رحمتیں گھونٹ گھونٹ کے پلائیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ بعض خدمت کے ایسے میدان نظر کے سامنے ابھرے جن کی طرف پہلے کوئی توجہ نہیں تھی۔ مثلاً ایک لمبا عرصہ گزرنے کے باوجود مشرقی دُنیا جو اشتراکی دُنیا کہلاتی ہے یعنی مشرق کا وہ حصہ جو اشتراکیت کے قبضے میں ہے، اس میں بسنے والے اربوں انسانوں کے لئے ہم نے کوئی تیاری نہ کی تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ خوشخبری عطا فرمائی تھی کہ مَیں تجھے رُوس میں اس کثرت سے مسلمان عطا کروں گا کہ آپؑ نے اس نظارے کو یُوں بیان فرمایا جیسے ریت کے ذرّے ہوں۔ اور اس کے علاوہ

رُوس کا عصا آپؑ کے ہاتھوں میں

تھمایا گیا جو رؤیا میں یوں معلوم ہوا جیسے اس کے اندر دونالی بندوق ہوتی ہے۔ یعنی عصا ایسا جو دُور مار ہو۔ اور دُور اثر ہو۔

جب تک انگلستان آنے کی تقدیر یا انگلستان لائے جانے کی تقدیر ظاہر نہیں ہوئی، ان اُمور پر اِن معنوں میں تو نظر تھی کہ یہ خدا کی طرف سے عطاء کردہ خوشخبریاں تھیں۔ اور ہر احمدی کا دِل مطمئن تھا کہ یقیناً یہ پُوری ہوں گی۔ لیکن کیسے ہوں گی اور انہیں پُورا کرنے کے لئے مومن کو جو اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے وہ ہم کیسے ادا کریں گے۔ ان چیزوں پر نظر نہیں تھی۔ نہ ان حالات میں ہو سکتی تھی۔ یہاں آنے کے بعد سب سے پہلے کاموں میں سے ایک یہ کام کرنے کی توفیق ملی کہ اشتراکی مشرقی دُنیا میں جتنے ممالک ہیں ان کی زبانوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے چھوٹے چھوٹے رسالے اور کتابیں تیار ہونا شروع ہوئیں۔ اور قرآن کریم کے بعض مکمل ترجمے ان زبانوں میں کرنے کی توفیق ملی۔ اور بعض زبانوں میں اقتباسات شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح احادیث نبویہ میں سے منتخب احادیث جو ہم نے سوچا کہ اس زمانے کی ضرورتوں کو پُورا کرنے کے لئے اور انسان کی ضرورتوں کے لحاظ سے پیاس بجھانے کے لئے اہمیت رکھتی ہیں، ان کا ترجمہ کرنے کی اور اُن کی اشاعت کی توفیق ملی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے اقتباسات جو قرآن کریم کی آیات اور احادیث کے مضمون سے مطابقت رکھتے تھے اور انہی کی تفسیر تھے ان کی اس نقطۂ نگاہ سے چُننے کی توفیق ملی کہ ایک پڑھنے والا جب قرآن کریم کے معنوں سے گزر کر احادیث کے مضامین سے ہوتا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات تک پہنچتا ہے تو اُسے پہلا نزول تحریروں کا زیادہ نُطف آنے لگے اور اُس کا ذہن زیادہ عمدگی کے ساتھ ان کے مناسب کو پا سکے۔ اور ان کے اندر یہ احساس قوی تر ہوتا چلا جائے کہ قرآن کریم کی تفسیر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے کلام میں ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے کلام کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں ہے۔ تو اس طرح اُن کے درمیان ایک تطبیق پیدا کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ کسی حد تک اس کی توفیق ملی۔ اور پھر ان کے تراجم کئے گئے۔ اور کتابیں اشاعت کے لئے تیار ہو گئیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا تھا۔ لیکن یہ علم نہیں تھا کہ ان کتابوں کو، اِس لٹریچر کو ان ملکوں تک پہنچانے کے سامان کیسے میسّر آئیں گے۔ صرف یہی نہیں، اور بھی بہت سے مضامین پر رسالے شائع کئے گئے۔ تراجم تیار کئے گئے۔ اور ان کی طباعت کروائی گئی۔ آپ شاید ہی اندازہ کر سکیں کہ یہ کام کتنا مشکل تھا۔ اور کتنا ذمہ داری کا کام تھا۔ کیونکہ صحیح آدمی کی تلاش کرنا اور ان سے رابطہ کرنا اور اس کو تیار کرنا کہ ان کتب کا ترجمہ کرے یا اُن رسائل کا ترجمہ کرے اور پھر یہ نگاہ رکھنا کہ وہ ترجمہ درست اور اصل کے مطابق ہے جب کہ ہم خود اُن زبانوں سے نابلد ہیں۔ اس کے لئے متبادل ماہرین کی تلاش کرنا، ایسے جن میں سے بہتوں کی عربی پر بھی نظر ہو۔ اور اسلام کی اصطلاحات سے بھی واقف ہوں۔ یہ ایک بہت ہی وسیع کام تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آغاز ہی سے اس کو آسان فرمانا شروع کر دیا۔

اسلام آباد میں ہمارے ایک نوجوان رُوسی زبان سیکھ رہے تھے۔

اُن کے دِل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈال دی کہ وہ اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے وقف کیا اور مَیں نے اسے قبول کر لیا۔ پھر وہ یہاں انگلستان تشریف لے آئے۔ اور اس کے بعد سے مسلسل اِن کے ذریعے سے ہمارے رابطے وسیع ہونے شروع ہوئے۔ پہلا کام رُوسی زبان میں قرآن کریم کے ترجمے کا کام تھا۔ اور ان کو ہم سب سے زیادہ اہمیت دے رہے تھے۔ ان کا نام خاور صاحب ہے۔ خاور صاحب کہلاتے ہیں۔ اگرچہ رُوسی زبان تو یہ کچھ سیکھ چکے تھے۔ لیکن اتنا عبور کہ قرآن کریم کا ترجمہ کر سکیں اور ذمہ داری سے کر سکیں، یہ تو بہت بڑی بات تھی۔ لیکن ابتدائی کاموں میں ممد اور مددگار بہت ثابت ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک اور سامان پیدا فرما دیا۔

اور یہ چند مثالیں، جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں، اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ کس طرح خدا کی تقدیر کام کرتی ہے۔ بندوں کے ہاتھ حرکت تو کرتے ہیں مگر خدا کے ہاتھوں میں۔ بندوں کے قدم آگے تو اٹھتے ہیں لیکن خدا کی طاقت سے آگے اٹھتے ہیں۔ اور تمام وہ امور جو دین کے لئے سرانجام دینے کی توفیق ملتی ہے، اُن پر جب آپ آفاقی نظر ڈالتے ہیں تو آپ کو جابجا خدا تعالےٰ کی تقدیر کارفرما دکھائی دیتی ہے۔ نظر آنے لگتی ہے کہ کس طرح کس موقع پر خدا کی تقدیر نے کیا سامان پیدا فرمایا؟ چنانچہ انگلستان میں رُوسی زبان کا ایسا ماہر ملنا جو عربی کا بھی ماہر ہو یا دینی اصطلاحات کو سمجھتا ہو، یہ بہت مشکل کام تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ ہندوستان سے ایک ایسا ماہر احمدی عالم مل گیا جس نے رُوس میں رُوسی زبان میں پی ایچ ڈی کیا تھا۔ اُن کے والد صاحب اتفاق سے ان دنوں میں کراچی تشریف لائے جن دنوں میں میں بھی وہاں گیا ہوا تھا۔ اور اُن سے چند مجالس ہوئیں۔ وہ ویسے تو بڑے مخلص فدائی آدمی تھے۔ لیکن اس کے بعد اُن کے دِل میں غیر معمولی طور پر یہ جذبہ پیدا ہوا کہ میرا یہ بیٹا جو رُوسی زبان سیکھ کے آیا ہے، یہ بھی دین کی خدمت میں آئے۔ چنانچہ اُنہوں نے مجھے خط لکھنے شروع کئے کہ یہ تو دین سے بالکل بے بہرہ ہو چکا ہے اور خالی ہو کے واپس لَوٹا ہے۔ اور میری بڑی تمنّا ہے کہ کسی طرح یہ خدمتِ دین میں، کام آئے۔ چنانچہ اُن کے لئے دُعا کی بھی توفیق ملی۔ اُن سے رابطہ بھی ہُوا۔ اور وہ پروفیسر صاحب، خود انگلستان تشریف لائے۔ اپنا وقت وقف کیا اور

اُن کی کایا پلٹ گئی۔

وہ جن کو اُن کے والد کہتے تھے کہ مجھے اُن کا دِل خالی دِکھائی دیتا ہے وہ نُورِ ایمان سے بھر گیا۔ اخلاص سے بھر گیا۔ بہت ہی وقت اُنہوں نے قربان کیا۔ لمبا عرصہ یہاں بھی ٹھہرے اور واپس جا کے بھی مسلسل قرآن کریم کے رُوسی ترجمے پر محنت کی اور اس کے بعد پھر ہمیں بعض پروفیسروں کو دِکھانے کی توفیق ملی تاکہ وہ اُسے اور چمکائیں۔ اور زبان کے لحاظ سے کوئی سقم رہ گئے ہوں تو وہ اُن کو دُور کریں۔

اِس رنگ میں خدا تعالےٰ نے ہمیں مختلف تراجم کی بھی توفیق عطا فرمائی اور جیسا کہ مَیں نے مثال دی ہے خود بخود سامان مہیّا فرماتا رہا۔ خاور صاحب، کلیم خاور نام ہے اِن کا۔ یہ کسی اَور کام کے سلسلے میں کسی پروفیسر سے ملنے جاتے ہیں، وہاں ان کا دوست ایک پروفیسر مشرقی یورپ، کا کسی زبان کا ماہر آجاتا ہے۔ تعارف ہوتا ہے تو اچانک یہ اُن کو کہتے ہیں کہ بھئی! ہمیں تو آپ کی تلاش تھی۔ اور اس طرح ایک انسان کی تلاش کی دوسرا انسان مدد کرتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ رابطے اس طرح پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں گویا مقدر تھے۔ معیّن طور پر ان کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ اور سارے امور پر جب آپ نگاہ ڈالیں تو کوئی احمق سے احمق آدمی بھی یہ نہیں کہہ سکتا، اگر اس کے دِل میں سچائی کا شائبہ ہو کہ یہ سارے بے شمار اتفاقات ہیں۔ تقدیر یہ مُہرے چل رہی تھی اور اِس تھوڑے سے عرصے میں حیرت انگیز طور پر کثرت کے ساتھ مشرقی یورپ کی زبانوں میں اسلام کا لٹریچر تیار کرنے کی توفیق ملی۔ رُوسی زبان میں لٹریچر تیار کرنے کی توفیق ملی۔ چینی زبان میں لٹریچر تیار کرنے کی توفیق ملی۔ اور ہم انتظار میں بیٹھے رہے کہ اب دیکھیں، خُدا آئندہ کیا سامان کرتا ہے؟ بہت بڑی بڑی دیواریں رستے میں حائل تھیں۔ لیکن اب دیکھیں کہ آپ کے دیکھتے دیکھتے

وہ دیواریں ٹوٹنی شروع ہو گئیں۔ جب دیوارِ برلن گر رہی تھی

اور ٹیلی ویژن پر لوگ دیکھ رہے تھے اور عجیب عجیب رنگ میں اپنی خوشیوں کے اظہار کر رہے تھے اور جوش کا اظہار کر رہے تھے، تو میرا دِل اللہ کی حمد کے ترانے گا رہا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اُن کی خاطر دیوارِ برلن گرائی جا رہی ہے۔ مَیں جانتا تھا کہ محمّد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) کی خاطر دیوارِ برلن گرائی جا رہی ہے۔ اور اب اسلام کے ان ملکوں میں پھیلنے کے دِن آ رہے ہیں۔ اور وہ تیاریاں جو خدا کی تقدیر نے ہم سے کروائی تھیں وہ رائیگاں نہیں جائیں گی۔ اُن کو خدا تعالےٰ نے اس رنگ میں مکمل فرمایا اور ایسے وقت میں مکمل فرمایا ہے کہ دوسری طرف سے روکیں توڑنے کے سامان بھی تیار تھے اور جونہی ہم یہاں خدمت کے لئے تیار ہوئے، خدا تعالیٰ نے وہ حائل روکیں ساری دُور کرنی شروع کر دیں۔ یہ وہ زندہ خدا ہے، جو احمدیت کا خُدا ہے۔ جس نے ہمیشہ احمدیت کی پُشت پناہی فرمائی ہے اور ہر قدم پر ہماری مدد فرمائی ہے۔ کونسی دُنیا کی طاقت ہے جو اِس خدا کی محبت ہمارے دِل سے نوچ کر پھینک سکتی ہے؟ کون ہے جو ہمارے دِل میں شکوک پیدا کر سکتا ہے۔ ہم خدا کی اس تقدیر کو روز مرّہ ہمیشہ ظاہر ہوتے دیکھتے ہیں۔ مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتے دیکھتے ہیں۔ کبھی کبھی بکھری ہوئی مختلف صورتوں میں ظاہر دیکھتے ہیں۔ اور کبھی کبھی ان صورتوں کا اجتماع ہوتا دیکھتے ہیں اور ایک نہایت ہی خوبصورت منظم شکل ان تدبیروں کی نظر آتی ہے۔ اور اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ ہم جب سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب ہم بعض باتوں سے غافل ہوتے ہیں تو ہمارا خدا واقعی جاگتا ہے اور واقعی ان کاموں کو ہمارے لئے کرتا ہے جن کاموں سے ہم غافل ہوتے ہیں۔ جن کاموں کو کرنے کی ہم میں طاقت نہیں ہوتی۔

پس خدا کی تقدیر نے ایک طرف، وہ کام ہمارے لئے آسان کر دیئے جو کام بہت مشکل تھے اور اب بھی جب ماہرین ان باتوں کو دیکھتے ہیں تو یقین نہیں کرتے کہ اتنے تھوڑے عرصے میں اتنے حیرت انگیز کام کیسے سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ لیکن ان کو نہیں پتہ کہ دراصل یہ اللہ کی قدرت کا ہاتھ ہے، اس کی محبت اور رأفت اور شفقت کا ہاتھ ہے جو ہر مشکل کو آسان کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اب جو نئے سامان پیدا ہوتے ہیں اُن کے نتیجے میں مَیں سمجھتا ہُوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے غلبے کا یہ دوسرا دَور بڑی تیزی کے ساتھ اثر پذیر ہو جائے گا۔ دوسرے دَور سے مراد "آخرین" کا دَور ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا دَور ہے۔ اور تیزی کے ساتھ اثر پذیر ہونے سے مراد میری یہ ہے کہ اب اِس رفتار میں مزید تیزی پیدا ہوگی۔ اور وہ علاقے جو اَب تک خالی تھے اور وہ دُنیا کی ایک بہت بڑی تعداد ہے۔ ان علاقوں کی تعداد باقی دُنیا کے علاقوں سے اگر زیادہ نہیں تو بہت کم بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ انہیں علاقوں میں سارے چین کی آبادی شامل ہے۔ سارے رُوس کی آبادی شامل ہے۔ سارا مشرقی یورپ ہے۔ پھر اَور ایسی مشرقی طاقتیں ہیں یا مشرقی ممالک ہیں جو اشتراکیت کے دام میں آئے ہوئے ہیں۔ تو بہت بڑی وسیع آبادی ہے۔ نصف دنیا کے قریب انسانوں کی ایسی آبادیاں ہیں جن تک پہلے اسلام کا پیغام پہنچنے کے کوئی سامان نہیں تھے۔ تو اس لئے جہاں ان باتوں کو دیکھ کر دِل شکر اور حمد سے بھر جاتا ہے اور یقین ہو جاتا ہے کہ یہ کام خُدا ہی کے ہیں۔ خدا ہی نے کرنے ہیں۔ وہاں ذمّہ داریوں کا احساس بھی بڑھتا ہے۔ اور انسان کی یہ تقدیر سامنے آجاتی ہے کہ ایک بوجھ اُترتا ہے تو دُوسرا سر پر آجاتا ہے۔ ایک مشکل آسان ہوتی ہے تو دوسری مشکل سر پر آن پڑتی ہے۔ اب فکر اس بات کی ہے کہ ان نئے کھلتے ہوئے راستوں میں داخل کرنے کے لئے وہ کونسی فوج ہے ہمارے پاس جس سے ہم کام لیں گے؟ اور وہ کون سے ایسے واقفین ہیں جو اِن نئی ذمّہ داریوں کو ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں؟ سرِدست تو ہمارے پاس ان زبانوں کے ایسے ماہرین نہیں ہیں جو وہاں پہنچ کر خدمتیں سرانجام دے سکیں۔ اس لئے مَیں سمجھتا ہُوں کہ اِس پہلے دَور میں تو ہمیں اشاعتِ لٹریچر کے ذریعے وہاں دِلوں کو آمادہ کرنا ہوگا۔ اور جیسا کہ مَیں نے اِس سے پہلے بارہا توجہ دلائی ہے، باہر کی دُنیا کے وہ لوگ جن میں ان مُلکوں کے باشندے نقل مکانی کر کے بس چکے ہیں، ان کا بہت بڑا کام ہے کہ ان سے روابط پیدا کریں۔ ان سے تعلقات بڑھائیں۔ اور انہیں میں سے وہ مجاہدین تلاش کریں جو خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنے اپنے ممالک میں خدمتِ دین کے جذبے سے بھر جائیں اور اپنی زندگیاں پیش کریں۔ پھر اُن کو تھوڑی بہت تعلیم دے کر جس حد تک بھی اُن کی ابتدائی ذمّہ داریاں ادا کرنے کے لئے ضروری ہے، ہم اُن کو اپنے اپنے وطنوں میں واپس بھجوا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ

واقفینِ نَو کی جو فوج ہے اُس پر آئندہ بیس سال تک بہت بڑی بڑی ذمّے داریاں پڑنے والی ہیں۔

اور اِس پہلو سے مَیں جماعت کے اس حصّے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خُدا تعالےٰ نے وقفِ نَو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ تحریکِ جدید کی ہدایات کے مطابق اپنے بچّوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں۔ اور بہت کوشش کر کے ان واقفین کو خدا تعالےٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کریں۔ خُدا کی خاطر بچّے تیار کرنا اس سے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے جتنا عید پر قُربانی کے لئے لوگ جانور تیار کرتے ہیں۔ اور مَیں نے دیکھا ہے کہ ہمارے مُلک میں یہ رواج ہے کہ بعض لوگ دُوسری نیکیاں کچھ کریں یا نہ کریں۔ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں لیکن عید کی قربانی کے لئے مینڈھا بڑے پیار سے پالتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اس پر بہت بہت خرچ کرتے ہیں۔ ایسے مزدور بھی ہیں جو اپنے بچّوں کا پیٹ پُوری طرح پال نہیں سکتے لیکن اپنے مینڈھے کو چنے ضرور کھلائیں گے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ خدا کی راہ میں قُربان کرنے کے لئے پیش کرنا ہے۔ اور پھر اسے سجاتے ہیں اور اس پر کئی قسم کے زیور ڈالتے ہیں۔ پھول چڑھاتے ہیں۔ اس کو مختلف رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔ اور جب وہ قُربانی کے لئے لے کر جاتے ہیں تو بہت ہی سجا کر، جس طرح دُلہن جا رہی ہو اِس طرح وہ سجا کر لے جاتے ہیں۔

یہ بچّے قُربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں اور اُن کے ماں باپ

کو اس سے بہت زیادہ محبت سے اُن کو خُدا کے حضور پیش کرنا چاہیئے جتنی محبت سے خُدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اس کی تیاری کرتا ہے یا مینڈھے کی تیاری کرتا ہے۔ اُن کا زیور کیا ہے؟ وہ تقویٰ ہے۔ تقویٰ ہی سے یہ سجائے جائیں گے۔ اس لئے سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ

اِن واقفینِ نَو کو بچپن ہی سے مُتّقی بنائیں

اور اُن کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں۔ اُن کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں اُن کے دِل دین سے ہٹ کر دُنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔ اُن پر اس طرح پوری توجہ دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو۔ اور اس طرح اُن کے دِل میں تقویٰ بھر دیں کہ پھر یہ آپ کے ہاتھ میں کھیلنے کی بجائے براہِ راست خدا کے ہاتھ میں کھیلنے لگیں۔ اور جس طرح ایک چیز دوسرے کے سپرد کر دی جاتی ہے، تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے آپ یہ بچے شروع ہی سے خدا کے سپرد کر سکتے ہیں۔ اور درمیان کے سارے واسطے اور سہارے، مراحل ہٹ جائیں گے۔ رسمی طور پہ تحریکِ جدید سے بھی واسطہ رہے گا۔ اور نظامِ جماعت سے بھی واسطہ رہے گا مگر فی الحقیقت بچپن ہی سے جو بچے آپ خدا کی گود میں لا ڈالیں، خُدا خود اُن کو سنبھالتا ہے۔ اور خود ہی ان کا انتظام فرماتا ہے۔ خود ہی اُن کی نگہداشت کرتا ہے۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدا نے نگہداشت فرمائی۔ آپؑ لکھتے ہیں ؎

ابتداء سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے　　(مکرر)
گود میں تیری رہا مَیں مثلِ طفلِ شیر خوار

آپؑ نے یقیناً بڑی وسیع نظر سے اور گہری نظر سے اپنے ماضی کا مطالعہ کیا ہوگا، تب جاکر اس شعر کا مضمون آپؑ کے دِل سے ہویدا ہوا ہے، ظاہر ہوا ہے۔ آپؑ نے غور کیا ہوگا، بچپن میں دودھ پینے کے زمانے تک بھی جہاں تک یادداشت جاتی ہو کہ ابتداء ہی سے خُدا کا پیار دِل میں تھا۔ خدا کا تعلق دِل میں تھا۔ ہر بات میں خدا حفاظت فرما رہا تھا۔ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ راہنمائی فرما رہا تھا۔ اور جس طرح ایک طفلِ شیر خوار ماں کی گود میں ہوتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! مَیں تو ہمیشہ تیری گود میں رہا۔ پس ان بچوں کو خُدا کی گود میں دے دیں۔ کیونکہ ذمہ داریاں بہت بڑھی ہیں اور کام بہت زیادہ ہیں۔ ہماری تعداد ان قوموں کی تعداد کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی جن کو ہم نے اسلام کے لئے فتح کرنا ہے۔ ہماری عقلیں، ہمارے علوم، ہماری دُنیاوی طاقتیں اُن قوموں کی عقلوں اور علوم اور دُنیاوی طاقتوں کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں جن کو ہم نے خدا کے لئے فتح کرنا ہے۔

پس ایک ہی راہ ہے اور صرف ایک راہ ہے کہ ہم اپنے وجود کو اور اپنے واقفین کے وجود کو خدا کے سپرد کر دیں

اور خُدا کے ہاتھوں میں کھیلنے لگیں۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ کوئی چیز خواہ کیسی بھی کمزور کیوں نہ ہو اگر وہ طاقتور کے ہاتھ میں ہو تو حیرت انگیز کام دکھاتی ہے۔ کوئی چیز کیسی ہی بے عقل کیوں نہ ہو اگر صاحبِ فہم و عقل کے ہاتھ میں ہو تو اس سے عظیم الشان کام لئے جا سکتے ہیں۔ ہم تو محض مُہرے ہیں۔ اور اس حیثیت کو ہمیشہ سمجھنا اور ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا ابدی کے لئے ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ شطرنج کھیلنے والے اُن مُہروں سے کھیلتے ہیں جن میں اتنی بھی طاقت نہیں ہوتی کہ ایک گھر سے اُٹھ کر دوسرے گھر تک جاسکیں۔ عقل کا کیا سوال، شعور کا ادنیٰ احساس بھی موجود نہیں ہوتا کہ وہ یہ معلوم کریں کہ کِس گھر میں جانا ہماری بقاء کے لئے ضروری ہے۔ اور کس گھر میں جانا شکست کا اعلان ہوگا۔! بے جان، بے طاقت مُہرے جو ہِل بھی نہیں سکتے، جو سوچ بھی نہیں سکتے۔ اور ایک صاحبِ فہم اچھا شاطر، شطرنج کا ماہر اُن کو اِس طرح چلاتا ہے کہ بڑے سے بڑے عقل والوں کو بھی شکست دے دیتا ہے۔ اور شکست اور فتح کا فیصلہ ان بے جان مُہروں کی بساط پر ہو رہا ہوتا ہے جو نہ طاقت رکھتے ہیں، نہ عقل رکھتے ہیں۔ پس خدا کے عظیم کام بھی اسی طرح چلتے ہیں۔ ہم اُن بے جان مُہروں کی طرح ہیں۔ ہمارے سامنے بھی کچھ مُہرے ہیں لیکن ان مُہروں کی طاقت شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ بے خداؤں کے ہاتھ میں ہے۔ اور کچھ مُہرے ایسے بھی ہیں جو خود اپنے آپ کو خدا سمجھ رہے ہیں اور خود چلتے ہیں اور خود سوچتے کی بھی طاقت رکھتے ہیں۔ اس کے مقابل پہ ہم وہ بے جان مُہرے ہیں جن میں نہ عقل ہے، نہ کوئی دماغ ہے مگر ہم اپنے خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ یہ احساسِ انکساری جو میں نے بیان کیا ہے، جس میں کوئی ایسی بات نہیں جو انکساری کی خاطر گویا کہ پیش کی گئی ہو۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ دُنیا کے مقابل پر ہماری حیثیت اس سے زیادہ نہیں ہے۔ ہاں خدا اگر چاہے اور ہم سے کام لینا شروع کرے اور ہم اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیں تو یہ شطرنج کی بازی اِسلام کے حق میں جیتی جائے گی۔ دُنیا کی کوئی طاقت اِس بازی کو اسلام کے خلاف اُلٹا نہیں سکتی۔ اس پہلو سے ان بچوں کی تیاری کی ضرورت ہے۔ ان کو خدا کے سپرد کریں۔ اور جہاں تک تحریکِ جدید کے ان پر نظر رکھنے کا تعلق ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا تھا، اُن کو مَیں نے ہدایات دی ہیں۔ وہ تیاری بھی کر رہے ہیں۔ مجھے صرف ڈر یہ ہے کہ اِس تیاری میں دیر نہ کر دیں۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ ابھی تو چھوٹے بچے ہیں۔ ابھی انہوں نے بڑے ہونا ہے۔ حالانکہ بچپن ہی سے بچوں کو سنبھالیں گے تو وہ سنبھالے جائیں گے۔ جب غلط روِش پر پڑے ہو گئے تو اس غلط روِش کو بعد میں درست کرنا بہت ہی محنت کا اور جان جوکھوں کا کام بن جاتا ہے۔ یہ وقت ہے کہ جب یہ نرم نرم کونپلیں ہیں، اس وقت ان کو جس ڈھب پر چاہیں یہ چل سکتی ہیں۔ اِس وقت ان کی طرف توجہ کریں۔ اور اِس وقت اِن کو سنبھالیں اور

ساری دُنیا میں ہر واقفِ نَو کی زندگی پر جماعت کے نظام کی نظر رہنی چاہیئے

اور اُن کے والدین سے رابطے ہونے چاہئیں اور اُن کو پتہ ہونا چاہیئے کہ ہم ایک زندہ نظام کے ہاتھ میں ہیں جس کے ذریعے خدا کی تقدیر کارفرما ہے۔ یہ احساس بہت ضروری ہے۔ یہ احساس تبھی پیدا ہوگا جب تحریکِ جدید کا مرکزی نظام ان لوگوں سے فعّال اور زندہ رابطے رکھے گا۔ اور خبریں لے گا کہ بتاؤ! اُس بچے کا کیا حال ہے جو تم نے خدا کے سپرد کر دیا ہے۔ کتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ تمہارے گھر میں خدا کا ایک مہمان ہے۔ دیکھنے کو تو ہم اور بے خُدا کے ہیں۔ لیکن ایسا مہمان ہے جس کو تم خدا کے لئے تیار کر رہے ہو۔ کیا سوچ رہے ہو؟ کِس طرح ان کی پرورش کر رہے ہو؟ ہمیں بتایا کرو۔ ہمیں اس کے حالات سے باخبر رکھو۔ اس کی صحت سے باخبر رکھو۔ اس کی چال ڈھال، اس کے انداز سے باخبر رکھو۔ اور باقاعدہ ان کو ہدایتیں دیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ تم اِس بچے سے یہ کام لو اور اُس بچے سے یہ کام لو۔

اس ضمن میں مَیں سمجھتا ہوں کہ

وہ بچے خصوصیت سے جو مغربی دُنیا میں وقف ہیں

ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دُوسری دُنیا کے بچوں کے مقابل پر یہ بہت زیادہ سہولت حاصل ہے کہ وہ مختلف زبانیں سیکھ سکیں۔ زبانیں سیکھنا بہت مشکل کام ہے اور بچپن ہی سے شروع ہونا چاہیئے۔ اور زبانیں سکھانا بھی بہت ہی مشکل کام ہے اور بڑے بڑے ماہرین کی ضرورت ہے جنہوں نے زندگیاں اس کام کے لئے وقف کر رکھی ہوں۔ اور بڑی بڑی وسیع تحقیقات میں وہی نہیں بلکہ ان کے بہت سے ساتھی بھی ایک لمبا عرصہ تک مصروف رہے ہوں۔ ایسی سہولتیں مغرب کے ترقی یافتہ ممالک میں میسّر ہیں۔ اِس پہلو سے تحریکِ جدید کو چاہیئے کہ مشرقی یورپ اور اشتراکی دُنیا کے ان ممالک کے لئے جہاں عموماً مغربی زبانیں بولی جاتی ہیں اور پھر چین کے لئے اور دوسرے کوریا، شمالی کوریا اور ویٹ نام وغیرہ کے لئے جہاں مشرقی زبانیں بولی جاتی ہیں، معیّن طور پر بچوں کو ابھی سے نشان لگا دیں جس کو انگریزی میں EAR MARK کرنا کہتے ہیں۔ اور اگر فی الحال ان کی نظر میں دستی کی ضرورت ہے تو بیشک یا تمیش تیار کریں۔ اب تو یہ اعداد و شمار دیکھ کر فیصلہ ہوگا کہ کِس مُلک کے لئے کتنے بچے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن ابھی سے یہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً اگر پولینڈ کے لئے ہم نے کچھ بچے تیار کرنے ہیں تو ایسے ممالک سے جہاں پولش زبان سیکھنے کی سہولت ہے، واقفین بچے لینے چاہئیں۔ جرمنی میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت، کافی تعداد میں موجود ہے۔ اور جرمنی کی جماعت چونکہ اللہ کے فضل سے قربانی میں بھی بہت پیش پیش ہے۔ وہاں ایک بڑی تعداد ایسے جوڑوں کی ہے جنہوں نے اپنے بچے وقف کئے ہیں اور ابھی بھی کر رہے ہیں۔ تو ایسے بچوں سے جو کسی خاص زبان کے سیکھنے کی سہولت رکھتے ہوں، وہی کام لینے چاہئیں جو اُن کے مناسب حال ہیں۔ اِس پہلو سے اور بھی بہت سی ایسی زبانیں ہیں جن کا جرمنی سے تعلق ہے اور جرمن قوم ان سے پرانے تاریخی روابط رکھتی ہے۔ پھر انگلستان میں بھی بہت سی زبانیں سیکھنے کا انتظام ہے۔ یہاں بھی کچھ بچے خاص زبانوں کے لئے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ شمالی یورپ میں اسکینڈے نیوین ممالک ہیں

بعض خاص زبانیں سیکھنے کا انتظام باقی جگہوں سے زیادہ ہے۔ وہاں خصوصیت سے بعض گروہ بعض خاص ملکوں کے لئے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ غرضیکہ یہ ایک ایسا کام ہے جس کو عمومی نظر سے دیکھ کر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ تفصیلی نظر سے سب بچوں پر ــــــ لڑکوں پر اور لڑکیوں پر، نظر ڈالتے ہوئے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم نے فلاں فلاں ملک کے لئے دس یا بیس یا تیس واقفینِ زندگی تیار کرنے ہیں۔ اُن میں سے اتنی لڑکیاں ہوں گی جو علمی کاموں میں گھر بیٹھے خدمتِ دین کر سکتی ہوں۔ ان کو اس خاص طرز سے تیار کرنا ہوگا۔ اتنے لڑکے ہوں گے جن کو ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ آگے ان میدانوں میں جھونکنا ہے۔ پھر اُن کو صرف وہی زبان نہیں چاہیئے جس زبان کے لئے اُن کو تیار کیا جا رہا ہے بلکہ اُردو زبان کی بھی شدید ضرورت ہوگی۔ تاکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا لٹریچر خود اُردو میں پڑھ سکیں۔ عربی زبان کی بنیادی حیثیت ہے۔ کیونکہ قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ عربی میں ہیں۔ عربی زبان بھی سکھانے کی ضرورت پڑے گی۔

پس تین زبانیں تو کم سے کم ہیں

یعنی اس کے علاوہ کوئی زبان سیکھے تو جاہے جتنی چاہے سیکھے لیکن تین زبانوں سے کم کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ اس لئے یہ بھی بتانا ہوگا کہ جہاں تم پولش سیکھ رہے ہو یا ہنگیرین سیکھ رہے ہو۔ چیکوسلوائین سیکھ رہے ہو یا پولش سیکھ رہے ہو۔ یا رومانین سیکھ رہے ہو۔ یا البینین سیکھ رہے ہو۔ ساتھ ساتھ لازماً تمہیں اُردو اور عربی بھی سیکھنی ہوگی۔ اور اس کے بعد جہاں تک میرا علم ہے، ان ممالک میں انتظامات موجود ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو تحریکِ جدید کو تو مَیں آغاز ہی سے یہ نصیحت کر رہا ہوں کہ اُردو اور عربی سکھانے کے لئے ویڈیو کیسٹس تیار کریں اور آسان طریق پر ایسی ویڈیو تیار کریں جن کا جماعت کے لٹریچر سے تعلق ہو۔ اور اس میں اسلامی اصطلاحیں استعمال ہوتی ہوں۔ کیونکہ اگر ہم بازار سے زبانیں سیکھنے کی بنی بنائی ویڈیوز لیں یا آڈیو کیسٹس لیں تو جو زبان اس میں سکھائی جاتی ہے وہ اکثر ہمارے کام کی نہیں ہے۔ اس میں وہ تو یہ بتائیں گے کہ PORK کس طرح مانگا جائے گا اور شراب کس طرح مانگی جائے گی اور ہوٹلوں میں کس طرح جا کر ٹھہرنا ہے اور ناچ گانے کے گھروں کی تلاش کس طرح کرنی ہے۔ روزمرہ کی اپنی زندگی کے مطابق انہوں نے زبان بنائی ہوئی ہے۔ اس زبان سے ہمارے بچوں کو تبلیغ کرنی کیسے آ سکتی ہے؟ اس لئے زبان کا ڈھانچہ تو وہ سیکھ سکتے ہیں۔ لیکن اس زبان کو معنی خیز الفاظ سے بھرنے کا کام لازماً جماعت کو خود کرنا ہوگا۔ اور وہ ایک خاص منصوبے کے مطابق ہوگا۔ تو دیر ہو رہی ہے۔ اب یہ بچے کھیلنے لگ گئے ہیں۔ بعض دفعہ اُن کی تصویریں آتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ جو چار سال پہلے بچہ پیدا ہوا تھا، جو وقفِ زندگی تھا، اب وہ باتیں کرتا دوڑتا پھرتا اور اُن کے ماں باپ بڑی محبت کے ساتھ اُن کی تصویریں بھجواتے اور بعض دفعہ وہ اپنے ہاتھ سے چھوٹے موٹے خط بھی مجھے لکھتے ہیں۔ بعض ایسے بھی خط لکھتے ہیں کہ شروع سے آخر تک صرف لکیریں ڈالی ہوتی ہیں۔ اور بچہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ مَیں نے خط لکھا ہے۔ مگر اس خط کا بڑا مزہ آتا ہے۔ کیونکہ ایک واقفِ زندگی کو شروع سے ہی خلیفۂ وقت سے محبت پیدا کرنے کا یہ بھی ایک گُر ہے اُس کے دِل میں محبت ڈالنے کا کہ ذاتی تعلق پیدا ہو جائے۔ بہرحال یہ کام تو ہو رہے ہیں۔ لیکن جلدی اِس بات کی ہے کہ اُن کو سنبھالنے کے لئے جو ٹھوس تیاری ہونی چاہیئے، اس میں مجھے ڈر ہے کہ ہم پیچھے رہ رہے ہیں۔ اِس لئے اس کام کی طرف توجہ ہونی چاہیئے۔ اور جب تک تحریکِ جدید معیّن طور پر واقفینِ زندگی کو مطلع نہیں کرتی کہ تم نے یہ کام کرنے ہیں، دو کام تو اُن کو پتہ ہی ہیں۔ دو نہیں۔ تین۔ اوّل تقوٰی کی بات مَیں نے کی ہے۔ بچپن سے اُن کے اِن میں تقوٰی پیدا کریں۔ اور خدا کی محبت پیدا کریں۔ اور دو زبانیں جو سیکھنی ہیں عربی اور اُردو۔ وہ تو سب پر قدرِ مشترک ہیں۔ اس میں کوئی تفریق نہیں۔ کوئی امتیاز نہیں۔ ہر احمدی واقفِ نَو عربی سیکھے گا اور اُردو بھی سیکھے گا۔ اِس پہلو سے جہاں جہاں انتظامات ہو سکتے ہیں، وہاں وہاں وہ انتظامات کریں اور تیاری شروع کر دیں۔

اِس مضمون پر غور کرتے ہوئے اور جب مَیں نے یہ سوچا کہ ہم تو خدا تعالیٰ کے ہاتھوں میں بے طاقت اور بے عقل وہ مُہرے ہیں جیسے شطرنج کی بازی پہ کھیلے جاتے ہیں تو مجھے اپنی ایک پرانی رؤیا یاد آ گئی۔ جس کا آج کل کے حالات سے تعلق ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ مَیں نے پہلے آپ کے سامنے بیان کی تھی یا نہیں۔ لیکن وہ ہے دلچسپ۔ اور اب جو اُس کی تعبیر ظاہر ہوئی ہے وہ زیادہ واضح ہے۔ جن دنوں میں ایران کا انقلاب آ رہا تھا۔ ابھی شروع ہوا تھا۔ ۷۸-۱۹۷۷ء کی بات ہے! افغانستان میں تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ ایران میں ..... یہ اُن دنوں کی بات ہے۔ مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں ایک جگہ نظارہ کر رہا ہوں لیکن سب کچھ دیکھنے کے باوجود گویا مَیں اس کا حصہ نہیں ہوں۔ موجود بھی ہوں۔ دیکھ بھی رہا ہوں لیکن بطور نظارے کے مجھے یہ چیز دکھائی جا رہی ہے۔ ایک بڑے وسیع گول دائرے میں نوجوان کھڑے ہیں۔ اور وہ باری باری عربی میں بہت ہی ترنّم کے ساتھ ایک فقرہ کہتے ہیں اور پھر انگریزی میں گانے کے انداز میں اس کا ترجمہ بھی اسی طرح ترنّم کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور باری باری اس طرح منظر اُدلتا بدلتا ہے۔ پہلے عربی پھر انگریزی پھر عربی پھر انگریزی۔ اور وہ فقرہ جو اس وقت یوں لگتا ہے جیسے قرآن کریم کی آیت ہے۔ لَا یَعْلَمُہٗ اِلَّا ھُوَ۔ لَا یَعْلَمُہٗ اِلَّا ھُوَ۔ کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے۔ کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے۔ اور یہ جو مضمون ہے، یہ اس طرح مجھ پر کُھلتا ہے کہ نظارے دِکھائے جا رہے ہیں۔ مَیں نے جیسا کہ کہا ہے۔ مَیں وہاں ہوں بھی اور نہیں بھی۔ ایک پہلو سے سامنے یہ نوجوان گا رہے ہیں اور پھر میری نظر پڑتی ہے عراق کی طرف، شام مجھے یاد ہے۔ عراق یاد ہے۔ اور پھر ایران کی طرف، پھر افغانستان پھر پاکستان۔ مختلف مُلک باری باری سامنے آتے ہیں۔ اور مضمون دماغ میں یہ کُھلتا ہے کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے جو عجیب واقعات رُونما ہو رہے ہیں۔ جو انقلابات آ رہے ہیں۔ اِن کا آخری مقصد سوائے خُدا کے کسی کو پتہ نہیں۔ ہم اُن کو اتفاقی تاریخی حادثات کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اتفاقاً رُونما ہونے والے واقعات ہیں۔ مگر رؤیا میں جب وہ مِل کر یہ گاتے ہیں تو اس سے یہ تأثر زیادہ قوی ہوتا چلا جاتا ہے کہ یہ اتفاقاً الگ الگ ہونے والے واقعات نہیں ہیں۔ بلکہ واقعات کی ایک زنجیر ہے جو تقدیر بنا رہی ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں مگر ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا ہو رہا ہے۔ لَا یَعْلَمُہٗ اِلَّا ھُوَ۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جس کا ہاتھ یہ تقدیر بنا رہا ہے۔ تو یہ وہ رؤیا تھی جو چوہدری انور حسین صاحب ان دنوں میں تشریف لائے۔ اُن کو بھی مَیں نے سُنائی۔ بعض اور دوستوں کو بھی۔ کہ یہ عجیب سی بات ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑے بڑے عظیم واقعات ان واقعات کے پسِ پردہ رُونما ہونے والے ہیں۔ ان کے پیچھے پیچھے آئیں گے۔ ہم جو سیاسی اندازے کر رہے ہیں یہ کچھ اَور ہیں۔ جو خدا کے اصل مقاصد ہیں وہ کچھ اَور ہیں۔ تو مَیں سمجھتا ہوں کہ افغانستان کے ساتھ رُوس کی تبدیل شدہ پالیسی کا گہرا تعلق ہے۔ کچھ سبق انہوں نے وہاں سیکھے ہیں۔ کچھ اَور ایسی باتیں ان تجربوں میں ظاہر ہوئی ہیں کہ جن کے نتیجے میں یہ بعد کے عظیم انقلابات پیدا ہونے شروع ہوئے۔

پس یہ جتنے بھی واقعات آج کی دُنیا میں رُونما ہو رہے ہیں۔ دُنیا کا ایک مؤرّخ، دُنیا کا ایک سیاستدان اُن کو اَور نظر سے دیکھتا ہے اور اَور فہم سے سمجھتا ہے۔ مومن کے لئے تو ہر اُنگلی خدا کی تقدیر کی طرف اشارہ کر رہی ہوتی ہے۔ اور مومن ان سے اَور پیغام لیتا ہے۔ اور ان پیغاموں کی روشنی میں اپنے آپ کو مستعد کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو تیار کرتا ہے۔ پس خدا کی اُنگلی جو اِشارے کر رہی ہے وہ اب واضح تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور وہ اشارے یہ ہیں، کہ آگے بڑھو اور ساری دُنیا کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے فتح کر لو۔ کیونکہ آج یہ دُنیا اپنے دروازے تمہارے لئے کھول رہی ہے۔

پس

اَے اِسلام کے جیالو!

اور اَے خدمتِ دین کا دعوٰی کرنے والو!! اِن مواقع سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور آگے بڑھو اور تمام دُنیا کو اِسلام اور اسلام کے خُدا کے لئے مسخر کر لو۔ خُدا ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے ٭

درخواستِ دُعا:- محترم محمد ابراہیم صاحب (ڈی ایس پی ریٹائرڈ) سابق صدر جماعت احمدیہ پنکال (اڑیسہ) کی ایک موٹر کی زد میں آنے سے ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ کٹک کے بڑے ہسپتال میں داخل ہیں۔ صحتِ کاملہ کے لئے خصوصی درخواستِ دُعا ہے۔ (محمد عبدالحق انسپکٹر وقفِ جدید قادیان)

خطبہ جمعہ

ایک تصویر بھی شائع کی گئی جس میں حسن عودہ صاحب نے دو مولویوں کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا ہے

جماعت احمدیہ کے حق میں تو یہ سال ایسا رحمتوں اور برکتوں کا سال گذرا ہے کہ یوں لگتا تھا کہ

ایک لیلۃ القدر ہے جو سارے سال پہ پھیل گئی ہے یہ پہلا سال ہے جس میں کم و بیش ایک لاکھ بیعتوں کا تخمینہ ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر پی۔ ایس لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کچھ عرصہ پہلے یہاں انگلستان میں ایک فلسطینی عرب نے جماعت احمدیہ سے اپنی علیحدگی کا اعلان کیا۔ ان کا نام حسن عودہ ہے اور اس کے بعد ان کے متعلق بڑی مضحکہ خیز خبریں اخبارات میں شائع ہونی شروع ہوئیں لیکن میں نے اس معاملے کو درخورِ اعتناء نہ سمجھا اور اس لائق نہ جانا کہ ان کے اس ارتداد کو اپنے خطبے کا موضوع بناؤں۔ لیکن کچھ عرصہ پہلے ہی ایک چنیوٹی مولوی صاحب نے ان کے اس ارتداد کو اچھالتے ہوئے اخبارات میں ایک بیان جاری کیا اور اس بیان میں یہ دعویٰ کیا کہ حسن عودہ کا ارتداد مرزا طاہر احمد سے میرے مباہلہ کی کامیابی کا

پہلا نشان ہے

اور چونکہ انہوں نے اس کو مباہلہ کی کامیابی کا نشان بنایا اور نشان بتایا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس سارے موضوع کو آج اچھی طرح کھنگال کے جماعت احمدیہ کے سامنے پیش کروں کیونکہ اس کے ساتھ ہی پاکستان سے بعض خطوط بھی موصول ہونے شروع ہوئے معلوم ہوتا ہے وہاں اس بات کی بہت تشہیر کی گئی اور ایک تصویر بھی شائع کی گئی جس میں حسن عودہ صاحب نے دو مولویوں کے کندھے پہ ہاتھ رکھا ہوا ہے اور جیسا وہ تصور میں آتا ہے ناں کہ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کے مسیح نازل ہوگا، اس طرح گویا ان کا مسیح نازل ہو رہا ہے۔ ایک طرف منظور چنیوٹی صاحب کے کندھے پہ ہاتھ ہے اور ایک طرف ایک اور اسی قسم کے مولوی صاحب کے کندھے پر ان کا ہاتھ ہے۔ بہرحال یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔

پہلے تو میں ان کا پس منظر آپ کو بتانا چاہتا ہوں اور یہ پس منظر ان دعاوی کی روشنی میں سننا چاہئے جو یہاں اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہاں یہ دعویٰ کیا گیا کہ حسن عودہ میرا دستِ راست تھا RIGHT HAND تھا اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ یہ میرا پرائیویٹ سیکرٹری تھا۔ کبھی بھی یہ صاحب میرے پرائیویٹ سیکرٹری نہیں رہے اور ساری جماعت جانتی ہے۔ اس لئے اس قسم کے جھوٹ کے اعلان سے اور تشہیر سے جماعت احمدیہ کے ایمان کو مزید تقویت ملتی ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ سب لغو اور جھوٹے پروپیگنڈے ہیں، ان کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔

دستِ راست ہونے اور سب سے اہم معتمد ہونے کا جہاں تک تعلق ہے، ان کا جو پس منظر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں، اس پہ آپ غور کریں تو اس سے آپ کو ان کی حیثیت کا اندازہ ہو جائے گا۔ اور یہ جو باتیں میں آپ کے سامنے بیان کروں گا، ان کا تحریری ریکارڈ مکمل، جس میں بہت سے ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے اعترافات شامل ہیں، ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے۔

کبابیر سے ۱۹۸۵ء میں اس وقت کے مبلغ شریف احمد صاحب امینی نے سب سے پہلے ان کا نام اس سفارش کے ساتھ بھجوایا کہ ان سے انگلستان بلوا کر سلسلے کا کوئی کام لیا جائے اور وجہ یہ بیان کی کہ یہاں یہ ہمارے قابو کے نہیں۔ بداخلاقی کرتے ہیں اور اعتراض کی بہت عادت ہے لیکن چونکہ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو مخلص ہے اور عربی دان بھی ہیں اور اردو کا بھی کچھ ملکہ رکھتے ہیں۔ اس لئے وہاں یہ سلسلے کے لٹریچر کی اشاعت میں اور عربی خط و کتابت میں کام آ سکتے ہیں اور انہوں نے یہ حسن ظنی ظاہر کی کہ گویا یہاں آ کر یہ سنبھل جائیں گے اور اپنی بدعادات سے باز آ جائیں گے۔ جنوری ۱۹۸۶ء میں ان کو عربک ڈیسک کا انچارج مقرر کیا گیا جو باقاعدہ تبشیر کے تابع مختلف ڈیسکوں میں سے ایک ڈیسک ہے۔ چند ماہ کے اندر ہی

ان کے مزاج کی کجی کئی رنگ میں ظاہر ہونا شروع ہوئی

سب سے پہلے انہوں نے ایک شخص کے متعلق سفارش کی کہ یہ غزہ کے ایک مخلص احمدی ہیں اور بہت ہی قابل اور رسالوں کے مدیر رہے ہیں زبان پر بڑا عبور ہے۔ صاحب علم و فضل انسان ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ یہ اپنی زندگی سلسلے کی خدمت میں پیش کریں۔ اور میں پُرزور سفارش کرتا ہوں کہ ان کو یہاں بلوا لیا جائے اور اگر کوئی عربی رسالہ شائع کرنا مقصود ہو تو یہ اس کے لئے بہترین مدیر ثابت ہوں گے چونکہ مجھ پہ یہ تأثر دیا گیا کہ یہ کبابیر فلسطین سے خبریں منگوا رہے ہیں اور جو بھی باتیں بیان کر رہے ہیں وہ وہاں کی جماعت کے علم میں بھی ہیں، میں نے ان کی بات کو قبول کر لیا کیونکہ اس سے پہلے ان کے جھوٹ کا اور کجی کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ جب وہ یہاں تشریف لے آئے، غزہ کے یہ دوست، تو تھوڑی دیر بعد ہی فلسطین کی جماعت کی طرف سے ایک بہت زور کا احتجاج موصول ہوا۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک ایسے شخص کو جماعت احمدیہ کی کچھ خدمت سپرد

کی ہے یا کوئی خدمت سپرد کی گئی، جس کا جماعت احمدیہ سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ یہ وہ صاحب ہیں، ان کے بیان کے مطابق، جنہوں نے حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کے زمانے میں احمدی ہونے کا فیصلہ کیا اور اس کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا۔ لیکن احمدی ہوتے ہی انہوں نے جماعت کبابیر سے مالی مطالبات شروع کر دیئے۔ جب وہ مطالبات رد کر دیئے گئے تو انہوں نے باقاعدہ علیحدگی کا اعلان کیا اور عدالت میں حاضر ہو کر یہ بیان دیا کہ میرا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس اعلان کو وہاں ایک اخبار میں شائع کروایا اور ان کے مقابلے میں خود حسن عودہ صاحب کے والد بھی وہاں گئے اور تحقیق کے بعد ساری جماعت کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ اس شخص کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں باوجود علم کے عودہ نے یہ ایک جھوٹا تصور پیش کیا کہ ایک نہایت ہی مخلص احمدی جو خدمت کے لئے آمادہ اور تیار اور خواہشمند ہے، اس کو یہاں بلوا لینا چاہیئے۔ بہرحال اسی وقت ان کو فارغ کر کے واپس بھجوا دیا گیا۔ یہ واقعہ جون ۱۹۸۶ء کا ہے یعنی آنے کے چند ماہ بعد ۶ مہینے کے اندر اندر۔ اور جب میں نے عودہ صاحب کو بلا کر یہ سرزنش کی کہ آپ نے اتنا واضح جھوٹ بولا۔ ایسا دھوکے سے کام لیا۔ آپ کیسی سلسلے کی خدمت کریں گے؟ تو اس پر

پہلے تو صاف انکار کر دیا

کہ میرے تو علم میں ہی نہیں تھا۔ یہ مجھ پر جھوٹا الزام ہے کہ مجھے علم تھا کہ یہ شخص مرتد ہو چکا ہے۔ جب جماعت کبابیر کے پیش کردہ حقائق سامنے پیش کئے تو ۸۶-۱۲-۱۱ اور پھر ۸۶-۱۲-۱۲ کو

تحریری طور پر اپنی غلطی کا اقرار کیا

اور یہ بھی لکھا کہ میرے والد صاحب کو بھی اس کے ارتداد کا علم تھا اس لئے مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اور معاف کر دیا جائے۔

یہ ہیں معتمد صاحب جو ان لوگوں کے نزدیک میرے دست راست کہلاتے ہیں فوری طور پر ان کی فراغت کا فیصلہ کر کے ان کو واپس بھجوانے کا حکم دیا گیا،

اس پر انہوں نے نہایت عاجزانہ معافی مانگی اور ایک نہایت مخلص عرب دوست کو اپنا سفارشی بنایا اور انہوں نے ایک بہت ہی پر زور سفارش کا خط لکھا اور کہا کہ یہ عدم تربیت یافتہ ہے غلطی ہو گئی معاف کر دیں۔ آئندہ سے کبھی اس قسم کی بیہودہ حرکت نہیں کرے گا۔ چنانچہ میں نے ان کے اصرار پر اور کچھ اس لئے کہ ان کے والدین کی میرے دل میں بہت عزت تھی اور ہے۔ وہ دیر سے سلسلے سے بڑے اخلاص سے وابستہ ہیں۔ میں نے اس لئے اس کو معاف کر دیا اور دوبارہ جماعت کی خدمت پر مامور کر دیا۔

ان کے سپرد کام یہ تھا کہ عربوں سے خط و کتابت کریں اور بعض مضامین کے تراجم کریں۔ عربوں کی ہماری تین بڑی جماعتیں ہیں۔ ایک شام میں ایک فلسطین میں اور ایک مصر میں۔ اس کے علاوہ خدا کے فضل سے دوسرے ممالک میں بھی عرب موجود ہیں لیکن کثرت سے نہیں۔ یہاں بھی بہت زیادہ بڑی تعداد میں جماعتیں تو نہیں لیکن فلسطین میں مثلاً بہت بڑی ایک جماعت ہے۔ سارے کا سارا گاؤں خدا کے فضل سے احمدی ہے۔ تو یہ تین بڑی جماعتیں ہیں جن سے خصوصیت کے ساتھ خط و کتابت کا کام ان کے سپرد تھا لیکن سب سے پہلے شام سے ہمیں اطلاع ملی کہ یہ صاحب ہم سے خط و کتابت کے اہل نہیں ہیں اور بعض ایسی باتیں لکھتے ہیں جو قابل اعتراض ہیں۔ اس لئے مہربانی فرما کر ان کو حکم دیا جائے کہ آئندہ آپ کے درمیان ہمارے ساتھ واسطہ نہ بنیں۔ چنانچہ ان کو ۱۹۸۶ء میں بھی ۱۹۸۶-۵-۲۵ کو تحریری حکم کے ذریعہ روک دیا گیا۔ بعد ازاں

فلسطین کی جماعت کی طرف سے بھی ایسے ہی شدید احتجاجی خطوط

موصول ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آپ ان سے اور کام لے لیں لیکن اپنے درمیان اور ہمارے درمیان ان کو تحریر کا رابطہ نہ بنائیں کیونکہ آپ کے نام کا ہیڈ استعمال کرتے ہیں اور غلط باتیں لکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے تحقیق کروائی تو دفتر سے بغیر اجازت کے یہ لیٹر ہیڈ اٹھا کر لے گئے تھے اور اس پر انہوں نے خط و کتابت شروع کی ہوئی تھی۔ وہاں سے اس کی فوٹو کاپیز ہمیں ملیں۔ چنانچہ ان کو تحریراً ۸۶-۶-۱۳ کو حکم دیا گیا کہ آئندہ آپ نے فلسطین سے بھی کوئی خط و کتابت نہیں کرنی۔ ہاں اس حکم کے باوجود انہوں نے کہیں کہیں بعض لوگوں کے ساتھ جماعت کی نمائندگی میں خط و کتابت جاری رکھی۔ جماعت چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بیدار مغز ہے اور کسی بات کو وہ چھپا نہیں رہنے دیتی۔ اس لئے ہمیں اطلاعیں ملیں کہ یہ ابھی بھی بعض لوگوں سے خط و کتابت کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو جماعت کا نمائندہ ظاہر کر کے خط و کتابت کرتے ہیں چنانچہ وکیل التبشیر نے پھر ۸۶-۱۰-۲۰ کو اس بات کا سختی سے نوٹس لیا اور ان کو حکم دیا کہ آئندہ آپ نے ہرگز فلسطین کے احمدیوں سے جماعت کی نمائندگی میں کوئی خط و کتابت نہیں کرنی

پھر ۱۹۸۶ میں ہی ان کی بعض اور بد عادات ظاہر ہوئیں جن میں سے کچھ تو مالی معاملات سے تعلق رکھتی ہیں اور تبشیر کو ۸۶-۴-۱۹ اور ۸۶-۱۰-۲۱ کو تحریراً ان کو نوٹس دینے پڑے اور مجھے بھی ان کو سمجھانا پڑا کہ آئندہ اگر آپ نے اس طرح بغیر اجازت کے کوئی خرچ کیا تو میں منظور نہیں کروں گا۔ اب تک میں برداشت کرتا چلا آ رہا ہوں لیکن آئندہ سے یہ نخرے برداشت نہیں ہوں گے۔ اس لئے پہلے تحریری اجازت لیں اپنے افسران سے، پھر خرچ کریں۔

پھر اپنے مستقر سے یعنی جس جگہ پر مقرر تھے، وہاں سے بغیر اجازت کے غائب ہونا شروع ہو گئے۔ چنانچہ ۸۶-۱۲-۳۰ تحریراً انہیں اس بات کی بھی تنبیہ کرنی پڑی۔ یہ پہلے ۶ مہینے کے شگوفے ہیں جو انہوں نے یہاں چھوڑے اور جن کے اوپر جماعت نوٹس تو لیتی رہی لیکن ان سے مغفرت کا سلوک رہا۔ جس کی وجہ میں نے بیان کی ہے کہ میں چاہتا تھا کہ اس نوجوان کی اصلاح ہو جائے اور جس حد تک محفوظ طور پر اس سے کام لیا جا سکتا ہے، اس سے کام لیا جائے ۸۶ء میں ہی ان کو ایک نہیں بلکہ بار بار یہ تنبیہات بھی کرنی پڑیں کہ آپ اپنے افسران کی نہ صرف حکم عدولی کرتے ہیں بلکہ واضح بد تمیزی سے کام لیتے ہیں اور یہ بات ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے آپ کو اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔

۱۹۸۷ء کے آغاز میں

مصر سے بھی احتجاجی خط موصول ہوئے

کہ یہ صاحب جو ہم سے خط و کتابت کر رہے ہیں، مہربانی فرما کر ان کو روک لیں۔ آپ اور ذریعہ اختیار کر لیں لیکن ان صاحب کو بیچ میں نہ ڈالیں۔ تو تین بڑی عرب جماعتیں ہیں۔ اور تینوں نے احتجاج کر کے ان کو جماعت کی نمائندگی سے رکوا دیا۔ یہ ہیں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، جن کے اوپر یہ غیر احمدی ملاں جو جماعت کے معاند ہیں، بڑی شوخیاں دکھا رہے ہیں اور شیخیاں بگھار رہے ہیں کہ اتنا بڑا معرکہ انہوں نے سر کیا ہے۔ اس شخص کو انہوں نے قابو کر لیا ہے۔

اب آگے سنیئے! عدم تعاون اور افسران سے نافرمانی کے رویئے کے متعلق وکیل التبشیر نے پھر ان کو ۸۷-۵-۲ کو

تختی ہے، نوٹس دیا کہ آپ اس سے باز نہیں آرہے اپنے رویے کو ٹھیک کریں ورنہ ہمیں آپ کو فارغ کرنا پڑے گا۔ ۸۷-۷-۱۸ کو پھر مجھے تنبیہ کرنی پڑی۔ پھر ۸۸-۵-۳۱ کو ان کی بار بار کی کجیوں کی وجہ سے بالآخر جب میں نے سمجھایا اور بہت اچھی طرح قرآن اور حدیث اور سنت کے حوالے دے کر سمجھایا کہ آپ اپنی اصلاح کریں۔ میں بار بار آپ سے عفو کا سلوک محض اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ کی اصلاح ہو جائے لیکن آپ باز نہیں آرہے اس پر بھی ان کا معافی کا خط ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے۔

رسالہ التقویٰ کا ان کو مدیر بنایا گیا لیکن رسالہ التقویٰ میں بھی انہوں نے بعض ایسی حرکتیں شروع کیں اور بار بار کی نافرمانیاں شروع کیں کہ جس کے نتیجہ میں ۸۹-۳-۲ کو ان کو رسالہ کی ادارت سے بھی فارغ کر دیا گیا۔ یہ ہیں معتمد صاحب، جن کے سپرد جو کام کئے بالآخر واپس لینے پڑے۔ یہاں تک کہ رسالہ کی ادارت سے بھی یہ فارغ کر دیئے گئے۔ ایک کام خطبات کے ترجمے کا تھا وہ یہ صرف کرتے تھے لیکن سیریا (SYRIA) سے خطبات کے ترجموں کے متعلق بھی احتجاج موصول ہوا اور ایک صاحب ہیں جو انگریزی دان بھی ہیں اور بہت اچھے عربی ادیب ہیں، انہوں نے مجھے لکھا کہ یہ خطبہ (یہاں میں) نے اس کی اشاعت روک دی ہے کیونکہ بعض دفعہ مجھے انگریزی کا ترجمہ بھی پہنچا ہے، عربی ترجمہ بھی پہنچا ہے اور مجھے یہ احساس ہے کہ انہوں نے اصل مضمون سے واضح طور پر انحراف کیا ہے اور غلط تأثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ان کے ترجمے کے اوپر بھی پھر میں نے دوبارہ ہدایت کی کہ اب کڑی نظر رکھی جائے، جب تک پورا ترجمہ ہمارے بعض احمدی علماء جو خدا کے فضل سے عربی کا بہت ملکہ رکھتے ہیں اور یہاں موجود ہیں، وہ نظر نہ ڈال لیں، اس وقت تک ان کے ترجمہ کو بھی اب استعمال نہ کیا جائے۔ یہ ۷ مارچ ۸۹ء کا واقعہ ہے۔ یہ آخری کام جب ان سے واپس لے لیا گیا تو پھر انہوں نے بغض اور پر پرزے نکالنے شروع کئے، جن پر ہم براہ راست اس طرح تو نظر نہیں رکھ سکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے مختلف ذرائع سے یہ اطلاعات بھجوانے کا انتظام فرما دیا کہ اس کے بعد انہوں نے اپنے بغض کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ یہ پروپیگنڈہ شروع کیا بعض نو احمدیوں میں کہ یہ جماعت جو ہے یہ پاکستانیت کو دوسروں پر مسلط کر رہی ہے۔ اس واسطے RACIALISM کا بہانہ بنا کر جن لوگوں سے انہوں نے دیکھا کہ کچھ توقع ہے کہ وہ ہاں میں ہاں ملائیں گے، ان سے پھر یہ بات کرنا شروع کی اسی تین مہینے کے عرصے میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کے متعلق مجھے شک ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئیں اور اس رنگ میں ان کو انہوں نے بہکانا شروع کیا۔ جب اس کی اطلاع جون میں یعنی تین مہینے کے اندر اندر ایک ایسے شخص کے ذریعے پہنچی جو پوری طرح گواہ بن گیا جس نے تحریری طور پر یہ اطلاع دی کہ مجھ سے اس نے یہ یہ باتیں کی ہیں تو اس پر ان پر کمیشن مقرر کیا گیا جس کے صدر ایک نہایت مخلص عرب مصری احمدی تھے، بشیر احمد خاں صاحب رفیق اس بورڈ کے ایک ممبر تھے اور عبد المجید عبد الرحمٰن، ماریشس والے بھی اس کے ایک ممبر تھے، انہوں نے متفقہ طور پر یہ رپورٹ پیش کی کہ

یہ شخص کھایا گیا ہے۔ منافق ہے۔ جھوٹ بولتا ہے اور ہرگز اس لائق نہیں کہ ایک منٹ بھی اس کو جماعت کے کسی کام پر رکھا جائے۔ اس لئے ہم متفقہ سفارش کرتے ہیں کہ جبکہ اس کے جرائم ثابت ہیں اور بار بار کی مغفرت اور عفو کے سلوک نے ایک ذرہ بھی اصلاح پیدا نہیں کی۔ اس لئے اس کو فوری طور پر فارغ کر دینا چاہیئے

۸۹-۶-۷ کو میں نے کمیشن مقرر کیا ہے۔ اسی روز ۸۹/۶/۷ کو انہوں نے تحریری طور پر مجھے لکھا اور یہ خط ہمارے پاس محفوظ ہے کہ

"میں بہت شرمندہ ہوں کہ اپنے شکوک کا اظہار نہ کبھی آپ سے کیا، نہ علمائے سلسلہ سے بات کی....."

تحریر لمبی ہے، یہ ایک فقرہ یاد رکھنے کے لائق ہے تاکہ میں اس پر بعد میں تبصرہ کر سکوں۔ اخبارات میں انہوں نے یہ بیان دیا کہ جماعت احمدیہ کے متعلق مجھے بڑی مدت سے شکوک پیدا ہو رہے تھے۔ جب میں، میرا نام لے کر کہ اس کے سامنے ان کو پیش کرتا تھا تو وہ تسلی بخش جواب نہیں دے سکتے تھے۔ بالآخر میں نے آمنے سامنے کر کے چیلنج کیا کہ یہ جماعت جھوٹی ہے اور اس کے باوجود وہ جب مجھے مطمئن نہ کر سکے تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب میں جماعت کو چھوڑ دیتا ہوں اور یہ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط ۸۹-۶-۷ کا ہے کہ

میں شرمندہ ہوں کہ اپنے شکوک کا اظہار نہ کبھی آپ سے کیا، نہ علمائے سلسلہ سے بات کی

..... اب اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنا بڑا مکر کیا گیا ہے جو ایسے شخص کو جو اپنی تحریر سے واضح طور پر قطعی جھوٹا ثابت ہے۔ اور بددیانت ثابت ہے اور منافق ثابت ہے۔ اس کو انہوں نے جیت لیا ہے۔

رہا منظور چنیوٹی صاحب کا یہ دعویٰ کہ میری تبلیغ سے یہ مشرف بہ اسلام ہوا ہے تو اس تحریر سے ہی ثابت ہے کہ کس حد تک یہ ان کی تبلیغ سے مشرف بہ اسلام ہوا ہے۔

حیرت انگیز بات ہے۔ جماعت جو کچرا باہر پھینکتی ہے اس کو یہ سینے سے لگا لیتے ہیں اور پھر اعلان کرتے ہیں کہ ہماری فتح ہوئی، ہمارا غلبہ ہوا۔

اب میں منظور چنیوٹی صاحب کے مباہلے کی حیثیت آپ کے سامنے رکھتا ہوں اسی شخص کے تعلق میں۔ مولانا منظور چنیوٹی صاحب ۸۹-۱۱-۲۲ کو یعنی پچھلے مہینے کی ۲۲ر تاریخ کو یہ اعلان کرتے ہیں جو پاکستانی اخباروں میں شائع ہوا۔ میں نے یہ اقتباس نوائے وقت سے لیا ہے۔

"مرزا طاہر احمد نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو دعوت مباہلہ دی تھی، (الفاظ غور کے لائق ہیں — دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو دعوت مباہلہ دی تھی) اس کا پہلا نتیجہ حسن عودہ ....."

جو دعوت مباہلہ ۱۰ر جون ۸۸ء کو پچھلے سال دی گئی تھی اور ایک سال ۹ جون ۸۹ء کو ختم ہو رہا تھا، اس لئے وہ سارے مُلّاں جھوٹے ہو گئے ان کے نزدیک جو یہ دعویٰ کرتے تھے کہ اس عرصے میں ہماری تائید میں نشان ظاہر ہوئے ہیں اور مرزا طاہر احمد اور جماعت کی تائید میں کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا اور

اس مباہلہ کی تاریخ گزرنے کے ۵ مہینے بعد منظور چنیوٹی صاحب اعتراف کر رہے ہیں کہ پہلا نشان ظاہر ہوا ہے۔

اور لطف کی بات یہ ہے کہ جس وقت یہ اقرار ہے، اس سے پہلے خود ان کے ذاتی مباہلے کی تاریخ ۱۵ر ستمبر کو ختم ہو چکی تھی۔ لیکن پھر اس کا ارتداد تو چونکہ اس سے پہلے کا ہے۔ ارتداد بھی نہیں کہنا چاہئے۔

اس کی تفصیل میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ان صاحب کو جب ہم نے فارغ کیا ہے اور کہہ دیا کہ یہاں سے واپس چلے جائیں تو اس وقت یہ سزا پانے کے بعد جماعت سے علیحدہ ہوئے ہیں۔ ہمارے رد کر دینے کے بعد گئے ہیں۔ اس لئے اس ارتداد کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہوا کرتی۔ جس کو آپ نکال کر باہر پھینک دیں اس کا ارتداد کیا اور عدم ارتداد کیا۔ جس کو ہم نے قبول ہی نہیں کیا۔

جس کی بیعت ہی فسخ کر دی،

اس کا بعد میں یہ کہنا کہ میں مرتد ہوں، یہ بالکل بے معنی اور بے حقیقت ہے۔

اچھا اب یہ اعلان ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو دعوت مباہلہ دی تھی، اس کا پہلا نتیجہ حسن عودہ ہے سبحان اللہ۔ کیا نتیجہ ہے یہ؟ کتنا عظیم الشان عالمگیر نشان ان کے حق میں ظاہر ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کے حق میں تو یہ سال ایسا رحمتوں اور برکتوں کا سال گزرا ہے کہ یوں لگتا تھا کہ ایک لیلۃ القدر ہے جو سارے سال پہ پھیل گئی ہے۔

پہلا سال ہے جس میں کم و بیش ایک لاکھ بیعتوں کا تخمینہ ہے

اس میں سے اکثر پوری ہو چکی ہیں اور باقی وقت ابھی باقی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ سال ختم ہونے سے پہلے ایک لاکھ تک احمدی ہو چکے ہوں گے یعنی اس سال کے۔ اور سینکڑوں علماء ہیں۔ سینکڑوں جو اپنی مساجد اور اپنی جماعتوں سمیت داخل ہوئے ہیں اور وہ اپنے ہاں "معزز و موقر" لوگ تھے، ان سے اعلیٰ توقعات تھیں۔ علاقہ میں اچھی شہرت رکھنے والے لوگ تھے۔ ایسے نیک تھے کہ جب انہوں نے اعلان کیا کہ جماعت سچی ہے تو ساری قوم ان کے ساتھ آئی ہے اور اس کے مقابل پر یہ پہلا نشان ان کے حق میں ظاہر ہوا ہے۔

اور آگے سنیئے! اب میں اسی نشان کو منظور چنیوٹی صاحب کے جھوٹا ہونے کے نشان کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے جب عبد اللہ آتھم نے بعض لولے لنگڑے پیش کئے تھے کہ ان کو اچھا کر کے دعویٰ مسیحیت کی صداقت کا ثبوت دو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں لولے لنگڑوں کو ان کے سامنے واپس پیش کر دیا تھا کہ میری صداقت کا ثبوت تو تب میں آئے گا۔ تم پہلے اپنی مسیحیت کی سچائی کا ثبوت دو۔ تو میں بھی لولا لنگڑا جو انہوں نے میرے حضور پیش کیا ہے، واپس مولانا کے پاس بھیجتا ہوں کہ اب اسی کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر ظاہر کر کے دکھا دیں۔ دنیا کو بتا دیں کہ کس طرح یہ شخص آپ کی صداقت کا نشان ہے۔

منظور چنیوٹی صاحب نے ۲۱-۶-۸۸ کو اعلان کیا کہ (یہ اخبار کی خبر ہے) روزنامہ امروز میں ۲۱-۶-۸۸ء کو شائع ہوئی۔ میں ان کے الفاظ میں پڑھتا ہوں)

"مولانا منظور احمد چنیوٹی نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کا چیلنج مباہلہ قبول کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مرزا طاہر احمد کے باپ دادا اور بھائی کو دعوت مباہلہ دی تھی۔"

اب میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اپنے اس نئے چیلے سے پوچھ لیں کہ کیا آپ نے کبھی میرے دادا کو مباہلے کا چیلنج دیا تھا۔ اگر یہ گواہی دے دے تو وہ سارے غریب احمدی، جن کو یہ پھسلانے کی ناکام کوشش کر چکا ہے، اس پہ لعنت ڈالیں گے اور کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔

وہ تو پیدا بھی نہیں ہوا تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا چکے تھے۔ اس نے کہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مباہلے کا چیلنج دے دیا۔ اس لئے ایک یہ گواہی اس سے لے کے دکھائیں۔

پھر منظور چنیوٹی صاحب نے اعلان کیا۔ جو جنگ لندن ۲۱ر اکتوبر ۸۸ء کو شائع ہوا کہ۔

"اگلے سال ۱۵ر ستمبر تک میں تو ہوں گا، قادیانی جماعت

زندہ نہیں رہے گی

اپنے اس مباہلے کے نشان سے یہ گواہی دلوا دیں کہ آج واقعی دنیا میں کہیں احمدی جماعت کا کوئی نشان باقی نہیں رہا۔

پھر ۱۹ر اگست ۱۹۸۹ء کو خود ہی اس اعلان کو یاد کر کے ان کو خیال آیا کہ یہ تو دنیا کہے گی تم جھوٹے ہو گئے تو میں کیوں نہ اعلان کر دوں کہ جماعت ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ ۱۹ر اگست ۱۹۸۹ء کو ملت میں یہ خبر شائع ہوئی کہ منظور چنیوٹی صاحب نے بیان دیا ہے کہ

"سلطنت برطانیہ کی طرح جماعت احمدیہ کا سورج بھی غروب ہو چکا ہے۔ کسی ملک میں اس کا کوئی وجود نہیں۔"

اب اپنے اس نئے چیلے سے جو خدا نے آپ کو نشان کے طور پر دیا ہے یہ گواہی لے دیں کہ کیا دنیا کے کسی ملک میں احمدیت کا کوئی وجود نہیں رہا اور اپنے والدین اور اپنے دیگر بزرگوں کے متعلق خصوصیت سے گواہی دیں کہ ان کا کیا حال ہے ۔ ..... پھر اخبار میں ان کا اعلان شائع ہو گیا ہے کہ مولوی جو یہ کہتے تھے کہ ۶۰۰ احمدی، اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں۔ اس کے متعلق جب اخبار نویس نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا۔ نہیں۔ ایک بھی احمدی فلسطین میں اسرائیلی فوج میں نہیں ہے۔ اور یہ اعلان کر کے منظور چنیوٹی کے جھوٹے ہونے پر مہر ثبوت پہلے ہی ثبت کر چکے ہیں۔

ایک جھوٹی بات تو ایسی ہے، جس کا شاید یہ کہیں کہ مجھے علم نہیں مگر بہرحال آپ کی دلچسپی کے لئے بیان کر دیتا ہوں۔ یہ اعلان ان کا جنگ لندن ۳۰ر جولائی ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا تھا کہ

"یہ بات سرکاری ریکارڈ میں موجود ہے کہ ربوہ میں حکومت پاکستان کے افسروں نے چھاپہ مار کر اسلحہ کے بے شمار ذخائر کا سراغ لگا لیا ہے۔"

اس لئے یہ بھی میں نے رکھا تھا کہ ان سے پوچھوں مگر چونکہ اس کا تعلق ربوہ سے ہے اس لئے کہیں گے کہ مجھے علم نہیں۔ منظور چنیوٹی صاحب کسی وقت ثابت کر دیں تو ہم ان کے ممنون ہوں گے۔

انہوں نے جماعت احمدیہ کے اوپر ایک یہ بہتان باندھا کہ "قادیانی عرصہ دراز سے یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ چودہویں صدی آخری صدی ہے اور اس کے بعد کوئی صدی نہیں ہے"۔ جو پروپیگنڈا خود مولوی کیا کرتے تھے، وہ جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر دیا اب یہ صاحب "حسن عودہ صاحب" اپنے اس نئے پیر کے حق میں گواہی دیں کہ ہاں میں بھی یہی پروپیگنڈا کیا کرتا تھا اور میرا بھی ایمان تھا۔

پھر منظور چنیوٹی صاحب نے یہ اعلان کیا کہ "مجاہد اسلام اسلم قریشی کی گمشدگی کے سلسلے میں مرزا طاہر کو شامل تفتیش کیا جائے انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومت کو ۴ آدمیوں کے نام تفتیش کے لئے دیئے تھے جن میں مرزا طاہر احمد بھی شامل ہے۔ اگر ان میں

مانتے ہیں اگر ہم نہ ہوں تو ہم سر بازار گولی کھانے کو تیار ہیں۔" تو عودہ صاحب سے گواہی لیں کہ ہاں آپ نے بالکل سچ فرمایا تھا اور بہت سچے آدمی ہیں۔ اور یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ مرزا طاہر احمد نے اس کو اغوا کروا کے قتل کروا دیا تھا۔ عودہ صاحب کی گواہی تو بعد میں آ جائے گی۔ اس سے پہلے ان کے ایک ساتھی یار اور اسی قماش کے ایک مولوی کا بیان میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں، جن کا نام مولانا اللہ یار ارشد صاحب ہے۔ صادات لاہور ۲ر نومبر ۱۹۸۸ء کو یعنی اس سے کچھ پہلے کا عرصہ ہے جب انہوں نے یہ اعلان کیا کہ میرے حق میں عظیم الشان نشان ظاہر ہو چکا ہے۔ جو ان کے حق میں نشان ظاہر ہوا تھا وہ وہاں ہوا تھا یہاں نہیں ہوا۔ وہ نشان یہ تھا کہ اللہ یار ارشد صاحب نے اعلان کیا کہ

"مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ختم نبوت کے نام کو بیچ کر قوم سے ووٹ حاصل کئے اور پنجاب ... اسمبلی میں جو مذموم کردار ادا کیا، وہ پوری ملت اسلامیہ کے لئے رسوائی کا سبب بن کر پوری ملت اسلامیہ کے لئے رسوائی کا سبب بنا۔ انہوں نے کہا کہ یہ شخص مذہب کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے اور فتویٰ بازی اس کا مشن ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کے ساتھ یہ دھوکہ بازی ہم ہرگز نہیں چلنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹ اس کا مشن ہے، دھوکہ اس کا پیشہ ہے۔ پنجاب اسمبلی میں معافی مانگ کر اس شخص نے ختم نبوت کے پروانوں کے سروں کو جھکا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے نام پر قوم سے چندہ بٹور کر اس نے اپنی ذاتی جائیداد اور ڈیرے بنا رکھے ہیں۔" (صادات - لاہور - ۲ر نومبر ۱۹۸۸ء)

یہ ہے نشان مباہلے کا۔ اس نشان کو چھپا گئے ہیں اور جو نشان بنتا ہی نہیں، اگر بنتا ہے تو اور رنگ میں یعنی ان کے مباہلہ ہارنے کا نشان بنتا ہے۔ اس کو یہ اپنے حق میں پیش کر رہے ہیں۔

اب میں کچھ اور امور مختصراً منظور چنیوٹی صاحب کو یاد کرواتا ہوں تاکہ اپنے اس مرید سے وہ کچھ گواہیاں لے کر اپنے حق میں شائع کروا دیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مباہلہ

جس کو انہوں نے قبول کیا اس کے نتیجے میں یہ کہتے ہیں کہ عودہ مجھے ایک نشان کے طور پر ملا ہے۔ اس مباہلے میں بہت سی باتیں میں نے پیش کی تھیں کہ علماء سراسر جھوٹے الزام جماعت پر لگاتے ہیں۔ بالکل جھوٹ ہے۔ خدا گواہ ہے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے بعد میں نے اس مضمون کو ختم کیا۔ اس میں سے چند الزامات آج میں مثال کے طور پر دہرا رہا ہوں، چونکہ منظور چنیوٹی صاحب نے اس مباہلے کو قبول کیا ہوا ہے اس لئے اب ان کا فرض ہے کہ ان کے نزدیک جو ان کے حق میں نشان ظاہر ہوا ہے اس سے ان باتوں میں گواہی لے لیں

اس میں لکھا ہوا تھا کہ جماعت احمدیہ کے عقیدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نعوذ باللہ خدا تھے۔ جماعت احمدیہ کے عقیدے کے مطابق خدا کا بیٹا تھے۔ جماعت احمدیہ کے عقیدے کے مطابق خدا کا باپ تھے۔ یہ تین الزام جو مولوی جماعت پر لگاتے ہیں، یہ میں نے مباہلے میں ذکر کئے ہیں۔ اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین پر اس بات کو ختم کیا۔

اب یہ اپنے اس نئے چیلے سے گواہی لے کر بتائیں کہ جب تک یہ شخص ان کے نزدیک توبہ کر کے "مشرف بہ اسلام" نہیں ہوا۔ کیا اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہی عقیدہ تھا کہ آپ خدا تھے، خدا کا بیٹا تھے، خدا کا باپ تھے اور کیا اس کے باقی عزیزوں اور رشتے داروں کا، اس کے والدین کا اب تک یہی عقیدہ ہے۔

پھر اس میں ایک الزام یہ بھی درج تھا کہ "جماعت احمدیہ کے نزدیک تمام انبیاء سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حتی کہ بشمول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم افضل اور برتر تھے"۔ اب چنیوٹی صاحب اپنے اس مرید سے گواہی لیں کہ واقعۃً اس کا "مشرف بہ اسلام" ہونے سے پہلے یہی عقیدہ تھا اور کیا اس کے عزیزوں اور بزرگوں کے اب تک یہی عقائد ہیں۔

پھر اس میں ایک یہ الزام درج تھا کہ "ان کی عبادت کی جگہ عزت و احترام میں خانہ کعبہ کے برابر ہے"۔ اب یہ اس گواہ سے گواہی لے کر بتائیں کہ واقعۃً جب تک یہ "مشرف بہ اسلام" نہیں ہوا، اس وقت تک اس کا یہی عقیدہ تھا کہ جماعت احمدیہ کی عبادت گاہیں عظمت اور احترام کے لحاظ سے خانہ کعبہ کے برابر ہیں۔

پھر ان الزامات میں ایک یہ بھی تھا کہ "بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور نئی شریعت لے کر آئے اور قرآن کریم کے مقابل پر احمدیوں کی کتاب تذکرہ ہے جسے وہ قرآن کے ہم مرتبہ قرار دیتے ہیں"۔ پوچھیں اب اس گواہ سے کہ اعلان کرے چنیوٹی صاحب کی صداقت کا کہ ہاں واقعۃً میں ...

اس کو یہ اعلان اب کرنا چاہیئے کہ جب تک میں منظور چنیوٹی صاحب کے ہاتھ پر تائب ہو کر مشرف بہ اسلام نہیں ہوا، میرا یہی عقیدہ تھا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ شرعی نبی ہیں اور نئی شریعت لے کر آئے ہیں۔ اور پھر یہ بھی بتائے کہ ہاں میرے والدین اور میرے دیگر بزرگ ابھی تک اسلام کے سوا اس نئی شریعت پر کاربند ہیں۔

پھر یہ بھی دعویٰ تھا کہ احمدیوں کا کلمہ الگ ہے، مسلمانوں والا نہیں۔ وہ کلمہ پڑھ کر سنائے۔ اعلان کرے چنیوٹی کے حق میں کہ ہاں یہ سچ کہا کرتا تھا اور واقعۃً "کلمہ الگ ہے اور یہ کلمہ میں پڑھا کرتا تھا اور یہی کلمہ میرے بزرگ آج تک پڑھتے ہیں"۔

پھر اس میں یہ الزام شامل تھا کہ "جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں یعنی جب ظاہراً پڑھتے ہیں تو دھوکہ دینے کی خاطر پڑھتے ہیں اور محمدؐ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں"۔ اب یہ اس نشان سے گواہی لیں اور اس کا اعلان شائع کریں کہ یہ جب تک مشرف بہ اسلام نہیں ہوا، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نام جب کلمہ میں پڑھتا تھا، اگر پڑھتا تھا تو ہمیشہ اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیا کرتا تھا۔ اور اس کے بزرگ آج تک یہی کام کرتے ہیں۔

پھر اس میں یہ الزام تھا کہ "احمدیوں کا خدا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا خدا ہے"۔ گواہی دے اب یہ نشان کہ واقعۃً جب تک میں نے توبہ نہیں کی، میرا خدا وہ خدا نہیں تھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا خدا ہے۔

پھر یہ الزام تھا کہ "قادیانی جن ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں وہ ملائک نہیں جن کا قرآن و سنت میں ذکر ملتا ہے"۔ یہ اب اعلان کرے کہ ہاں واقعۃً میں گواہ ہوں۔ میں نے بطور قادیانی کے ایک ... گذاری۔ میرا تصور ملائکہ کا بھی بالکل اور تھا اور قرآن و سنت میں وہ تصور نہیں ملتا۔

ایک الزام یہ بھی تھا کہ "نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کے ہمراہ مرزا طاہر احمد نے اسرائیل کا دورہ کیا۔" یہ اب ... تاریخیں بتائے ورنہ اعلان کرے کہ منظور چنیوٹی جھوٹا ہے اللہ سے

اور وہ نئی شریعت کی بھی نشاندہی کرے ...

آخر تک جھوٹا ہے۔

وہ سراسر جھوٹی، جھوٹے دعووں پر مبنی باتیں تھیں، جن کو سچا بیان کرتے ہوئے اس نے مباہلے کو قبول کیا ہے۔ اب اس کی شرافت، اس کے اخلاق، اس کی سچائی کا بھی امتحان ہو جائے گا۔ اگر خدا کے خوف کا کچھ ایک ذرہ بھی اس میں باقی ہے تو کسی قیمت پر خدا کی اس لعنت کو قبول نہیں کرے گا کہ بر سر عام کھڑے ہو کر یہ اعلان کرے کہ یہ ساری باتیں وہ ہیں جو احمدیوں کے عقائد میں شامل تھیں۔ جو میرے بھی عقیدے ہوا کرتے تھے، جو آج تک میرے ماں باپ کے عقیدے ہیں اور اگر ان میں شرافت کا ذرہ ہے تو پھر ان کا یہ فرض ہے کہ اب اعلان کرے کہ اے میرے نئے استاد! اے میرے نئے پیر! میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو چھوڑ کر جو تیرے ساتھ، تیرے دامن کو پکڑا ہے اور تیرے پاؤں کو چھوا ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ تو سرتاپا جھوٹ ہے۔ تیری ہر بات جھوٹی، تیرا ہر دعویٰ جھوٹا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق جو تو آج تک اعلان کرتا آیا ہے اور تشہیر کرتا آیا ہے، میں گواہ ہوں کہ اس میں سے ایک ایک لفظ جھوٹا تھا اور اس میں سچائی کا شائبہ بھی نہیں تھا ہے۔ اب اس نوٹ لنگڑے سے یا گواہی لیں، یا اس کو چھپا لیں تیسرا کوئی حل اس کا مجھے نظر نہیں آتا۔ اگر ان کے نزدیک کوئی حل ہے تو وہ پیش کر کے دکھائیں۔

پس جیسی نشان کو انہوں نے اپنی صداقت کا نشان بنا کے پیش کیا ہے، تمام دنیا کی جماعت اس بات پہ گواہ ہو گئی ہے اور اب تمام دنیا اس بات پر گواہ ٹھہرے گی جو وہ REACTION کے بعد کہ ہاں منظور چنیوٹی جھوٹا نکلا اور یہ نشان اس کے حق میں ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے جھوٹ کو دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے ظاہر ہوا ہے۔ اگر یہ شخص اس عرصے میں، تھوڑے عرصے میں ہی اپنی بد نصیبی اور بدبختی میں اتنی ترقی کر چکا ہے کہ ان ساری باتوں پر صاد کر دے گا۔ اور کہہ دے گا کہ ہاں میرا یہی عقیدہ ہوا کرتا تھا اور میرے ماں باپ کا یہی عقیدہ ہوا کرتا تھا۔ تب بھی منظور چنیوٹی کے اوپر یہ لعنت پڑ جائے گی کیونکہ جن عرب احمدیوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس کو استعمال کیا جا رہا ہے، وہ سارے اس پر اور اس کے نئے مرشد پر لعنتیں ڈالیں گے۔ وہ کہیں گے جھوٹ بولتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ ہم گواہ ہیں اور دنیا کے ایک کروڑ احمدی گواہ ہیں کہ ہرگز جماعت احمدیہ کے یہ عقائد نہیں تھے اور جماعت احمدیہ کو ازراہ ظلم و تعدی محض افتراء کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو مطمئن ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عظیم الشان سال میں اگر کوئی نشان ظاہر ہوا ہے تو بار بار جماعت احمدیہ کی صداقت کا نشان ظاہر ہوا ہے۔ اگر خدا کی طرف سے آسمان سے کوئی روشنی اتری ہے تو وہ جماعت احمدیہ کی صداقت کو روشن تر کر کے دکھانے کے لئے اتری ہے۔ اگر فضل نازل ہوئے ہیں تو احمدیوں کے گھروں پہ فضل نازل ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ تمام دنیا میں تیز تر ترقی کرتی چلی جا رہی ہے اور اس تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے کہ اس کی پہلے کبھی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی۔ یہ نشان ہیں جو حقیقتاً خدا کی طرف سے ظاہر ہوئے ہیں اور جو نشان اس کے برعکس بتائے جا رہے ہیں وہ دراصل ہمارے دشمن کی ذلت کے نشان ہیں۔ اس کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

۴۴

میرٹھ

صدر .... مکرم نورالدین صدیقی صاحب
سیکرٹری تبلیغ .... مکرم شبیر احمد صاحب
سیکرٹری مال .... مکرم نورالدین صدیقی صاحب
سیکرٹری وقف جدید ..... مکرم ریاض احمد صاحب

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے بھارت

مندرجہ ذیل تفصیل سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہتر رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق دے آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

موریا کنی

صدر ...... مکرم ٹی رایو صاحب T. RAYU Sb.
سیکرٹری مال .... مکرم اے۔ پی افتخار الدین صاحب
جنرل سیکرٹری .... مکرم ٹی کنہیدو ماسٹر صاحب T. KUNHIDU
سیکرٹری تعلیم ..... مکرم کے ۔۔۔ صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت ..... مکرم اے۔ پی محمد اسماعیل صاحب
سیکرٹری امور عامہ ..... مکرم کے محمد کنہایو صاحب
سیکرٹری رشتہ ناطہ ..... مکرم ٹی کنہامد کٹی صاحب T. KUNHAMAD
سیکرٹری ضیافت ..... مکرم ٹی صدیق صاحب
سیکرٹری وقف جدید .... مکرم اے پی شمس الدین صاحب
امام الصلوٰۃ ...... مکرم پی ایم محمد صاحب

موگرال

صدر .... مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب
نائب صدر .... مکرم محمد یوسف صاحب
سیکرٹری مال .... مکرم مطیع اللہ صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت .... مکرم ابراہیم ایم پی صاحب
سیکرٹری تحریک جدید ..... مکرم مبارک احمد ٹی اے صاحب
سیکرٹری وقف جدید ..... مکرم محمد رفیق صاحب
سیکرٹری امور عامہ ...... مکرم کے اے ثاقب صاحب
سیکرٹری تعلیم .... مکرم محمد اسماعیل صاحب
سیکرٹری جائیداد .... مکرم عبدالواحد صاحب
آڈیٹر .... مکرم عبداللطیف صاحب

پٹنہ

صدر .... مکرم منیر احمد صاحب عجب شیر (مشروط منظوری ۹۰/۶/۳۰ تک)
سیکرٹری مال .... مکرم طاہر احمد صاحب عارف " " " "
سیکرٹری تبلیغ .... مکرم شیخ خلیل احمد صاحب " " " "
سیکرٹری تعلیم و تربیت .... مکرم محمد ابراہیم صاحب " " " "
سیکرٹری وقف جدید ..... مکرم ایس احمد احمدی صاحب " " " "
سیکرٹری تحریک جدید .... مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب " " " "

کننور

صدر .... مکرم شیخ محبوب پاشاہ صاحب
سیکرٹری مال .... مکرم عبدالنبی صاحب
سیکرٹری امور عامہ ...... مکرم محمد عیسیٰ بیگ صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت ... مکرم فیض الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ ...... مکرم محمد تاج الدین صاحب

فیض آباد

صدر .... مکرم عبدالحئی صاحب
سیکرٹری مال ...... مکرم ڈاکٹر محمد کریم صاحب

۴۳/

کیرلہ کے مباہلہ میں جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی

پانچ عظیم الشان کامیابیاں!

از مکرم مولوی محمد انعام غوری صاحب نائب ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

جیسا کہ قارئین بدر کو علم ہے کہ ۲۸ مئی ۱۹۸۹ء کو کیرلہ کے مقام کوڈیا تھور میں اہل سنت والجماعت اور جماعت احمدیہ کے مابین ایک مباہلہ منعقد ہوا تھا۔ اس مباہلہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو پانچ عظیم الشان کامیابیوں سے نوازا ہے۔ تحدیث نعمت کے طور پر ہم ذیل میں ان کا ذکر کر رہے ہیں۔

پہلی فتح اس مباہلہ کے انعقاد میں جماعت احمدیہ کو جو سب سے پہلی اور نمایاں فتح حاصل ہوئی وہ یہ ہے کہ جن یکطرفہ الزامات کا ذکر حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی دعوت مباہلہ کے چیلنج نمبر ۲ میں کیا تھا۔ ان میں سے کسی ایک الزام کی بھی فریق مخالف نے تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ وہ اگر ان الزامات کو سچا یقین کرتے تو ضرور چیلنج نمبر ۲ پر بھی مباہلہ کرنا قبول کرتے۔ لیکن اس چیلنج نمبر ۲ کو قبول کرنے سے انکار کرکے گویا یہ اعلان کر دیا کہ

(۱) :۔ جماعت احمدیہ پر جو یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ (نعوذ باللہ) بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

☆۔ خدا یا خدا کا بیٹا یا خدا کا باپ تھے۔

☆۔ تمام انبیاء سے بشمول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل اور برتر تھے سراسر بے بنیاد اور سر تا پا جھوٹ ہے۔

(۲) :۔ کیرلہ کے مباہلہ میں شریک فریق مخالف نے اس الزام کی بھی تصدیق نہ کرکے اس بات کے جھوٹا ہونے کا اعلان کیا ہے کہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے

☆۔ (نعوذ باللہ) ختم نبوت سے صریحی انکار کیا۔

☆۔ قرآن مجید میں لفظی و معنوی تحریف کی۔

☆۔ روضۂ رسول کی توہین کی۔

☆۔ حضرت امام حسینؓ کی توہین کی۔

☆۔ انگریز کے ایماء پر اسلامی نظریہ جہاد کو منسوخ کیا۔

☆۔ شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور نئی شریعت لے کر آئے اور قرآن کریم کے مقابل پر "تذکرہ" کو پیش کیا۔

(۳) :۔ کیرلہ کے مخالف احمدیت گروہ نے درج ذیل الزامات کی بھی تصدیق نہ کرکے اور ان کو اپنے مباہلہ میں شامل نہ کرکے گویا اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ یہ سب الزامات دروغ بے فروغ ہیں کہ

☆۔ احمدیوں کا کلمہ الگ ہے اور مسلمانوں والا کلمہ نہیں۔ (نعوذ باللہ)

☆۔ جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہیں۔ تو دھوکہ دینے کی خاطر پڑھتے ہیں۔ اور محمدؐ سے مراد غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔

☆۔ احمدیوں کا خدا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا خدا ہے۔

☆۔ قادیانی جن ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں، وہ ملائک نہیں جن کا قرآن و سنت میں ذکر ملتا ہے۔

☆۔ قادیانیوں کے رسول بھی مختلف۔

☆۔ ان کی عبادت بھی اسلام سے مختلف اور

☆۔ ان کا حج بھی مختلف ہے۔

یہ اور ان جیسے سب یکطرفہ الزامات کے جھوٹا ثابت ہو جانے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ مباہلہ کے چیلنج نمبر ۲ کی غرض پوری ہو جاتی ہے اور کیرلہ کی مخالف جماعت کا اس چیلنج نمبر سے کوئی تعلق باقی نہیں رہ جاتا۔

پس کیرلہ میں منعقدہ مباہلہ سے ایک عظیم الشان فتح یہ حاصل ہوئی کہ جماعت احمدیہ کو ان جھوٹے الزامات سے براءت عطا ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دوسری فتح اس مباہلہ میں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ تائیدی نشان عطا فرمایا کہ کیرلہ کے سابق امیر مکرم صدیق امیر علی صاحب اس مباہلہ کے انعقاد سے پہلے بقضاء و قدر وفات پا گئے۔

اگر جماعت احمدیہ جھوٹی ہوتی تو یقیناً خدا تعالیٰ ان کی وفات کی تقدیر کو مباہلہ کے انعقاد تک مؤخر فرما دیتا لیکن جماعت احمدیہ کی صداقت کی تائید کے اظہار کے لئے خدا کی تقدیر نے یہ کام کیا کہ مباہلہ کی شرائط طے ہوتے ہوتے اس قدر تاخیر ہوتی چلی گئی کہ مباہلہ کے انعقاد سے چار ماہ پہلے ہی سابق امیر صاحب وفات پا گئے۔

اس طرح خدا نے نہ صرف جماعت کو شماتتِ اعداء سے محفوظ رکھا بلکہ اس وفات کو بھی ایک نشانِ رحمت کے طور پر ظاہر فرمایا۔

تیسری فتح کیرلہ کے اس مباہلہ میں جماعت احمدیہ کو تیسری فتح یہ نصیب ہوئی کہ جماعت احمدیہ کیرلہ کے دو سربراہ جو اس مباہلہ میں بطور لیڈر پیش ہوئے تھے یعنی مکرم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب امیر صوبہ کیرلہ اور مکرم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب رئیس التبلیغ صوبہ کیرلہ۔ ان کے بارہ میں مخالفین نے یہ مشہور کر دیا کہ مباہلہ کے نتیجے میں یہ دونوں وفات پا گئے ہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ زیادہ تر سعودی عرب اور ہند و پاک میں اس خبر کو اُچھالا گیا تاکہ عام مسلمانوں کے درمیان اس مباہلہ کی جو تشہیر ہوئی ہے۔ اس خبر کے نتیجے میں جماعت احمدیہ کا جھوٹا ہونا بھی مشتہر ہو جائے۔

لیکن دُنیا کو جب یہ معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ کے یہ دونوں لیڈر بفضلہٖ تعالیٰ بقیدِ حیات زندہ موجود ہیں اور دینی و دنیاوی اُمور میں مصروف عمل ہیں تو بتائیے لعنت اللہ علی الکاذبین کی دُعا کس کے حق میں قبول ہوئی؟

مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب تو جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۱۹۸۹ء میں بھی شریک ہوئے اور ایک اجلاس میں صدارت بھی کی جس کو جالندھر T.V. نے کوریج دی اور نام لے کر آپ کا ذکر کیا ؎

کون در پردہ مجھے دیتا ہے ہر میداں میں فتح
کون ہے جو تم کو ہر دم کر رہا ہے شرمسار
(درثمین)

چوتھی فتح کیرلہ کے اس مباہلہ میں جماعت احمدیہ کو چوتھی فتح یہ حاصل ہوئی کہ اس مباہلہ کے بعد کیرلہ کے تین ایسے معززین جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے جن کا پہلے سرکردہ مخالف جماعتوں سے تعلق تھا۔ ان معززین کے قبولِ احمدیت سے معاندینِ احمدیت کو یہ احساس ہوا کہ اس میں ہماری ذلت و رسوائی ہے اس لئے انہوں نے پورا زور لگایا کہ کسی طرح ان کو احمدیت سے برگشتہ کر دیا جائے۔ لیکن وہ سارے بفضلہ تعالیٰ احمدیت پر قائم رہے۔ اور ایک نوجوان مکرم محمد رفیق صاحب جلسہ سالانہ پر قادیان بھی تشریف لائے اور جلسہ کے دوران ان کا تعارف کروایا گیا۔ ان تینوں کے علاوہ مزید ۲۰ افراد کو مباہلہ کے بعد کیرلہ میں احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اور اس کے بالمقابل ایک احمدی نے بھی اس عرصہ میں ارتداد کی راہ اختیار نہیں کی۔

پانچویں فتح کیرلہ کے اس مباہلہ میں جماعت احمدیہ کو پانچویں فتح یہ حاصل ہوئی کہ جماعت کے ہر فرد کو اور خاص طور پر مباہلہ میں شریک تمام افراد کو مباہلہ کی کامیابی میں ایک ذرہ شک نہیں ہے۔ اور جماعت کا ایمان، اخلاص۔ ایثار اور باہمی اتحاد و اتفاق پہلے سے فزوں تر ہے۔ جب کہ اس کے بالمقابل مباہلہ میں شریک فریق مخالف افتراق و انشقاق اور تردد و تذبذب کی کیفیت سے دوچار ہے کیونکہ اُن کے پاس اپنی فتح اور کامرانی کے ثبوت میں دُنیا کے سامنے پیش کرنے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے۔ جب کہ جماعت احمدیہ کی تائید و نصرت میں خدا تعالیٰ کے نشانات رحمت روز روشن کی طرح دُنیا کے سامنے ہیں ؎

یہ فتوحاتِ نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہیں بشر سے کیا یہ مکاروں کا کام
(المسیح الموعود)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

(باقی آئندہ)

بقیہ اداریہ صفحہ ۲ — اللہ تعالیٰ بڑی قوت اور جلال سے بولا ہے!

(۴) روزنامہ نوائے وقت ۱۰ جولائی ۱۹۸۸ء کے شمارہ میں رقم طراز ہے :-

اسلم قریشی کو فراڈ کی بنا پر عبرتناک سزا دی جائے

گوجرانوالہ ۱۴ جولائی (نامہ نگار) امیر جماعت رضائے مصطفیٰ مولانا ابو داؤد محمد صادق نے مولوی اسلم قریشی کے خود ساختہ ڈرامائی انداز میں ملک سے فرار و واپسی اور عقل و نقل کے خلاف رام کہانی کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس کو ملک و قوم سے سنگدلانہ مذاق اور مذہبی بہروپیا پن قرار دیا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعہ کی قانونی طور پر فوری تحقیقات کے بعد اس شخص کو ملک و قوم سے اس فراڈ کی بنا پر عبرت ناک سزا دی جائے۔

(۵) روزنامہ ملت لندن نے ۱۴ جولائی ۱۹۸۸ء کے شمارہ میں درج ذیل خبر دی۔

ساڑھے پانچ سال لاپتہ مولانا اسلم قریشی ڈرامائی انداز میں پولیس کے سامنے پیش ہوگئے

ان کے اغوا اور قتل کے الزامات... قادیانی جماعت پر لگائے گئے تھے۔ مولانا اسلم قریشی کو ٹیلیویژن پر پیش کیا گیا۔

لاہور (ملت رپورٹ) مولانا اسلم قریشی انتہائی ڈرامائی انداز میں لاہور آکر ڈی۔ آئی۔ جی کے سامنے پیش ہو گئے۔..... انہوں نے خود کو ڈی۔ آئی۔ جی کے حوالے کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں کسی نے اغوا نہیں کیا تھا۔ اور وہ اپنی مرضی سے دل برداشتہ ہو کر ایران چلے گئے تھے...... انہوں نے کہا کہ انہیں کسی نے اغوا نہیں کیا تھا۔ وہ اپنی مرضی سے گئے اور مرضی سے واپس آئے ہیں۔ بعد میں انہیں ٹیلیویژن پر پیش کیا گیا۔ جس میں انہوں نے اپنا موقف دہرایا کہ وہ اپنی مرضی سے ملک سے باہر چلے گئے تھے۔

ڈی۔ آئی جی لاہور نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کے اغوا میں کسی فریق کا ہاتھ نہیں تھا۔ مولانا نے مزید کہا کہ وہ کسی منصوبہ بندی یا قادیانیوں کے خلاف تحریک کو تیز کرنے کی سازش کے تحت ایران نہیں گئے تھے۔"

اب آپ بتائیے کہ کیا خدا تعالیٰ خاموش رہا یا اس نے ایک مزعوم مقتول کو زندہ کر کے دریدہ صفت علماء کو ذلیل و رسوا کیا اور احمدیت کے حق میں پوری عظمت اور طاقت سے بولا؟ ؎

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا ★ ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

(درثمین)

ضیاء الحق کی ہلاکت

اگر یہ ایک ہی نشان ظاہر ہو جاتا تب بھی سارے پاکستان کے معاند مولویوں اور دنیا بھر کے مکذبین کے لیڈروں کی رسوائی کے لئے کافی تھا اور کوئی شریف النفس نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان لوگوں کے جھوٹ پر لعنت نہیں پڑی لیکن صرف اس پر بس نہیں ہوئی بلکہ اس واقعہ کے ایک ماہ اور ایک ہفتہ بعد رئیس المکذبین ضیاء الحق خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی کا نشانہ بنا۔ چونکہ مباہلہ کی دعا میں یہ بات شامل نہیں تھی کہ ہر مکذب مفتری ضرور مارا جائیگا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بطور خاص اس نشان کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کو یہ خبر دی کہ ضیاء کی ہلاکت کے دن قریب آگئے ہیں۔ اور وہ کسی طرح عذاب کی چکی سے بچ نہیں سکتے۔

چنانچہ مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۸۸ء کو حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت کو اس خبر سے مطلع کیا۔ اور اس کی کیسٹس دنیا بھر میں مشتہر ہوئیں۔ اور ہماری توقعات سے بڑھ کر بہت جلد خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے ضیاء الحق کی ہلاکت کا آسمانی نشان دکھایا اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیش کردہ مباہلہ کا چیلنج خدا کے فضل و کرم کے ساتھ اس نشان سے پورا ہوا کہ اس کی بہت کم نظیر ایسے روحانی مقابلوں کی تاریخ میں ملتی ہے ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر ★ میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

(درثمین)

اب ہوش و حواس قائم رکھ کر بتائیے کہ کیا خدا خاموش رہا یا وہ پورے جلال کے ساتھ بولا؟

جغادری مولوی چاروں شانے چت گرے

اس کے بعد پاکستان میں انتخابات ہوئے جن کے نتائج کا خلاصہ یہ تھا کہ بڑے بڑے جغادری مولوی چاروں شانے چت گر گئے۔ اور یہ واقعہ اس شان سے ظاہر ہوا کہ ملکی اخبارات اس کا نوٹس لئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس ضمن میں اخبارات کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

(۱) :- روزنامہ ملت لندن نے اپنے ۲۴ نومبر ۱۹۸۸ء کے شمارہ میں تین کالمی سرخی جماتے ہوئے یہ خبر جمائی

"جنرل ضیاء کے گماشتوں کو ہر جگہ شکست فاش ہوئی۔"

سابق صوبائی وزیر اعلیٰ ارباب محمد خاں جہانگیر نے ایک پریس کانفرنس کے خطاب کے دوران ...... چار انتخابی حلقوں سے ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل فضل حق کی شکست پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اب جنرل حق کو اپنی نام نہاد مقبولیت اور عوام میں اپنے سیاسی قد و قامت کا صحیح اندازہ لگانا چاہیئے انہوں نے کہا کہ نہ صرف فضل حق بلکہ جنرل ضیاء الحق کے تمام گماشتوں کو ہر جگہ شکست فاش ہوئی ہے۔

(۲) :- روزنامہ ملت لندن نے اپنے ۱۳ دسمبر ۱۹۸۸ء کے شمارہ میں مولویوں کی عبرتناک شکست کا ذکر کرتے ہوئے یہ خبر دی :-

یہ مولوی حضرات علماء سوء کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ دراصل یہ مولوی حالیہ انتخابات میں اپنی عبرتناک شکست کا بدلہ ایک منتخب حکومت سے لینا چاہتے ہیں۔ مذہب کی آڑ میں یہ فساد پھیلانے والا مفاد پرست ٹولہ گذشتہ گیارہ برس کے دورِ آمریت کا آلۂ کار بنا رہا ہے۔"

پھانسی کی سزا معاف

جماعت احمدیہ کے حق میں خدا تعالیٰ کی ایک اور اعجازی تائید اس طرح ظاہر ہوئی کہ ان مولویوں نے جس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ پر قتل کا ایک جھوٹا الزام عائد کیا تھا۔ اسی طرح چار معصوم مخلص احمدیوں کو نہ صرف از راہ افتراء قتل کے جھوٹے مقدمے میں ماخوذ کیا بلکہ مارشل لاء سے انکے حق میں پھانسی کی سزائیں بھی حاصل کر لیں۔ اور ایسے قوانین بھی ضیاء الحق سے وضع کرائے جن کے نتیجہ میں مارشل لاء کی سزا میں کسی قسم کی نظر ثانی، تغیر و تبدل ہونا ناممکن ہو گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ ۸ دسمبر ۱۹۸۸ء کو حکومت پاکستان کی طرف سے اچانک یہ اعلان ہوا کہ تمام پھانسی کے قیدی خواہ وہ مارشل لاء کے ہوں یا دوسری عدالتوں سے سزا یافتہ ہوں ان کی پھانسی کی سزا معاف کر دی گئی ہے ــــــ پس ان دریدہ صفت مولویوں کے علی الرغم ان چار معصوموں کا پھانسی کی سزا سے بچ جانا جبکہ بظاہر حالات کسی طرح ممکن دکھائی نہیں دیتے تھے۔ یہ بھی مباہلہ کی قبولیت کا ایک حیرتناک، اعجازی نشان ہے۔

بتائیے! اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی کا پُر ہیبت ثبوت دیا یا نہ دیا؟ ؎

وفا پرستوں نے ہر بار صبح نو کے لئے ★ فصیل شب پہ لہو کا خراج رکھا ہے

نصرت الٰہی کا نشان

جیسا کہ مباہلہ کے الفاظ سے ظاہر ہے جن تائیدی نشانات کی حضرت امام جماعت احمدیہ نے التجاء کی تھی اور جماعت احمدیہ نے حضور انور کے ساتھ مل کر دعائیں کی تھیں۔ وہ نصرت الٰہی اور احمدیت کی تائید کا نشان تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کے بعد جماعت احمدیہ پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں نازل فرمائی ہیں ان کی تفصیل احاطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عالمی دوروں کے موقعہ پر حکومتوں کے سربراہان نے جس عقیدت سے حضور کا استقبال کیا اور تحائف پیش کئے اور جماعت کی صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر نامور حکومتوں کے سربراہان نے پُر عقیدت پیغامات اور تحائف اور وفود بھجوائے اور اس ایک سال میں تقریباً ایک لاکھ افراد کے احمدیت میں داخل ہونے کی رپورٹیں نیز اور سلسلہ کے دوسرے اخبارات اور رسائل میں شائع ہو رہی ہیں۔ بہر حال اصل مباہلہ کے بعد ظاہر ہونے والے یہ عظیم الشان چند نشانات پیش ہیں جو محدود مباہلہ کیرلہ پر بھی حاوی ہیں۔ کیونکہ ساری جماعت جس میں کیرلہ کی جماعت بھی شامل ہے امام کے پیچھے ہوتی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ مباہلہ کی قبولیت کے سلسلہ میں خاموش نہیں رہا۔ بلکہ وہ بڑی قوت اور جلال سے بولا ہے اور اس نے اپنی زندگی کا عبرتناک ثبوت پیش کیا ہے۔ پس ہم اہل بصیرت کو دردمندانہ ۲ دعوت دیتے ہیں کہ آپ خدا تعالیٰ کی اس روح پرور آواز کو اہمیت دیجئے اور نفرتوں کے ماحول کو پیار و محبت کی فضا میں تبدیل کر دیجئے ؎

دل جلا ہو تو ملاقات سے کچھ کیا حاصل ★ یوں تو صحرا بھی سمندر سے ملا کرتے ہیں

(حمید الحق فضل)

تیسری قسط

جوابی تعاقب

(۱۴) جماعت احمدیہ کے متعدد سرکردہ اصحاب پر امتناع قادیانی آرڈیننس کی آڑ میں تحفظ ختم نبوت کے داعی مولوی صاحبان کے جلسے جلسوں کے ذریعے ہنگامے برپا کرنے پر اور ان کی رپورٹوں پر جو مقدمات دائر ہو چکے ہیں ان کی تفصیل حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے ایک خطاب میں بھی بیان فرمائی ہے جو صفحہ ۱۸ پر درج ہے ذیل میں ایک تائیدی حوالہ اخبار "نوائے وقت" ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۸ء کا بھی ملاحظہ فرمالیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:-

"امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے تحت اکتیس سو تیرہ ۳۱۱۳ افراد گرفتار کئے گئے"

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۰ر ستمبر (نامہ نگار) صدر ضیاء مرحوم کی طرف سے جاری کردہ امتناعِ قادیانیت صدارتی آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے نفاذ سے اب تک ملک بھر میں تقریباً ۳۱۱۳ قادیانیوں کو مذکورہ آرڈیننس کی خلاف ورزیوں کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ جن میں ۱۲۵ قادیانیوں کو خود کو مسلمان کہنے، ۵۸۸ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کا بیج لگانے، ۱۷۸ قادیانیوں کو تبلیغ و تقسیم لٹریچر کرنے، ۳۲۱ قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ لکھنے، ۲۰۴ قادیانیوں کو اذان کہنے، ۲۷۶ قادیانیوں کو شعائر اسلامی استعمال کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ علاوہ ازیں اس عرصہ میں ۱۲۱۸ قادیانیوں کو مختلف مقدمات میں گرفتار کیا گیا۔"

جس آرڈیننس کی آڑ میں یہ ساری مذموم کارروائی کی جارہی ہے اس آرڈیننس کو اقوام متحدہ کی اسمبلی بھی اپنی ایک قرارداد کے ذریعہ رد کر چکی ہے۔ جس کا پاکستان بھی ممبر ہے۔ ملاحظہ ہو ذیل کی خبر:-

"اقوام متحدہ نے قادیانی آرڈیننس کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیدیا"

لاہور (سٹاف رپورٹر) اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی قوانین کی ماہر کیرین پارکر نے کہا ہے کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں بین الاقوامی سطح پر بازگشت سنائی دے رہی ہے پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں اقوام متحدہ نے پہلی بار ایک قرارداد منظور کی ہے۔ انہوں نے گذشتہ روز ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں انسانی حقوق کے متاثرہ افراد کو مدد کی ضرورت ہے اور یہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے اثرات دیگر ممالک پر بھی پڑنے کا اندیشہ ہے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ نے اپنی ایک قرارداد میں قادیانیوں کے بارے میں آرڈیننس نمبر ۲۰ کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیا ہے۔ یہ آرڈیننس حق آزادی حق تحفظ سوچ کی آزادی آزادی اظہار اور مذہبی اقلیتوں کی آزادی کے منافی ہے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ میں اس قرارداد کی کسی مسلم ملک نے مخالفت نہیں کی۔ تاہم ایک مسلم ملک الجیریا نے اس قرارداد کی حمایت کی تھی۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۳۰ر اپریل ۱۹۸۶ء)

جناب خیر خواہ صاحب! رہا آپ کا یہ اعتراض کہ "مرزا طاہر تین سال اور جرمانہ کی سزا سے ڈر کر لنڈن بھاگ گیا ہوا ہے" سو جواباً عرض ہے کہ "ڈر کر بھاگ جانے" کی بھی آپ نے عجیب بات کہی۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ گذشتہ صدیوں کی مذہبی تاریخ کبھی آپ نے پڑھی ہے؟ کیا اس میں ایسے واقعات آپ کی نظر سے نہیں گذرے؟ کہ جس ملک میں دینی مخالفت ذہنی شر انگیزی اور ضرر رسانی بلکہ جانی خطرات کی حد تک پہنچ جائے اور جہاں اعلاءِ کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کی آزادی نہ ہو وہاں سے ہجرت کر جانا سنتِ ابرار ہے کیا بعض انبیاء کرام کا ایسے حالات دیکھ کر اپنے ملک سے ہجرت کر جانا ثابت نہیں ہے؟ پھر کیا صحابہ کرامؓ کے قریشِ مکہ کے مظالم سے تنگ آکر عیسائی بادشاہ نجاشی کے ملک میں پناہ گزین ہونے کا واقعہ آپ کی نظروں سے نہیں گزرا؟ دور کیوں جائیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اولوالعزم اسرائیلی نبی کا آپ کے عقیدہ کے مطابق ارضِ فلسطین کو چھوڑ کر آسمان پر چلے جانا اور پھر آج تک واپس نہ آنا بھی کیا کوئی ڈھکی چھپی بات ہے؟ حالانکہ جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے مطابق وہ سنتِ انبیاء پر عمل کرتے ہوئے ترکِ وطن کرکے بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو راہِ راست پر لانے کا فرض منصبی ادا کرکے حسبِ حدیثِ نبوی ایک سو بیس برس کی عمر پا کر رحلت بھی فرما گئے اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں ان کا مزار بھی موجود ہے خاکسار راقم الحروف خود وہاں پہنچ کر ان کے مزار پر فاتحہ خوانی کی سعادت سے مشرف بھی ہو چکا ہے۔

سچ ہے ؎ شنیدہ کے بود مانندِ دیدہ۔

ضمیمہ جوابی تعاقب

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے دعوتِ مباہلہ پر

مولوی منظور چنیوٹی کی قلابازیاں اور انکی درگت

حضرت امام جماعت احمدیہ نے مخالف و معاند علماء کو دعوتِ مباہلہ کا مضمون کیا شائع فرمایا کہ بعض علماء پاکستان میں ایک کھلبلی سی مچ گئی۔ دعوت تو صرف اتنی تھی کہ آپ لوگ جو آئے دن جماعت احمدیہ کے خلاف الزام تراشیاں اور جھوٹے الزامات لگاتے رہتے ہیں۔ وہ اگر سچے ہیں تو ان الزامات کی صحت پر مؤکد بعذاب قسم کھاؤ اور کہو لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ لیکن آج تک کسی بھی عالم نے جہاں تک ہماری معلومات ہیں نہ تو قسم مؤکد بعذاب اٹھائی ہے اور نہ ہی لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ کے الفاظ مباہلہ میں دہرائے ہیں۔ جب کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے سب سے پہلے قسم کھائی ہے کہ مولویوں کے لگائے ہوئے سب الزامات جھوٹے ہیں۔ اور جو عقائد وہ ہماری طرف منسوب کرتے ہیں وہ ہرگز ہمارے عقائد نہیں ہیں۔ اگر ہم اس بارے میں حق کو چھپاتے ہیں تو ہم اس لعنت کے مورد ہوں گے۔ جو قرآنی الفاظ میں لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ کے وعیدی الفاظ میں درج ہے۔

اب تقویٰ اور دیانت کا تقاضہ تو یہ تھا کہ مخاطب علماء بھی آپ کی بیان کردہ تحریر پر دستخط کرکے شائع کر دیتے لیکن انہوں نے یہ سیدھی راہ اختیار کرنے کی بجائے میدان میں آنے اور دنیا کو تماشہ دکھانے کا مطالبہ داغ دیا اور ہر ایک نے الگ الگ جگہ بھی اپنی سہولت کے مدنظر متعین بھی کر دی۔ اب ظاہر ہے کہ ایک شخص کا ہر جگہ پہنچنا اور پھر مباہلہ کا نیا تماشہ مولویوں کے کہنے پر قائم کرنا کیونکر ممکن تھا۔ صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر یہ ٹیڑھی راہ صرف انہیں علماء کو اختیار کرنی آسان تھی جو خوفِ خدا سے عاری ہوں اور محض تماشہ بینی یا سستی شہرت کے طالب ہوں۔

چنانچہ انہیں علماء میں سے ایک مولوی منظور احمد چنیوٹی بھی ہیں جو ہمیشہ سے اس قسم کا مداری والا تماشہ کرنے کے عادی ہیں۔ ان کی باسی کڑھی میں ابال اٹھا اور ایک اعلان داغ دیا لکھا ہے کہ:-

" اگلے ۱۵ر ستمبر تک میں تو ہوں گا۔ قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی۔ مولانا منظور چنیوٹی کا جوابی چیلنج۔"

(روزنامہ جنگ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۸۸ء)

اس اعلان کے تین ماہ بعد ایک اور اعلان مولانا کی طرف سے شائع ہوا:-

"مولانا منظور احمد چنیوٹی کی وضاحت"

۲۶ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کو ربوہ میں ہونے والی ختمِ نبوت کانفرنس میں ربوہ کے نامہ نگار کے حوالے سے ایک

خبر شائع ہوئی جس میں کہا گیا کہ مولانا چنیوٹی نے کہا ہے کہ قادیانی جماعت ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء تک ختم ہو جائے گی جس کے بارے میں مولانا منظور احمد چنیوٹی نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء تک صرف مرزا طاہر احمد کے ختم ہو جانے کی بات کی تھی ساری قادیانی جماعت کی نہیں۔ ادارے نے اس سلسلہ میں نامہ نگار ربوہ سے وضاحت طلب کی اور باقاعدہ انکوائری کرائی گئی۔ انکوائری میں مذکورہ تقریر کا کیسٹ بھی پیش کیا گیا۔ جس میں تمام قادیانیوں کے خاتمے والی بات ثابت نہیں ہو سکی ادارہ اس پر مولانا منظور احمد چنیوٹی سے معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ) (روزنامہ اخبار جنگ۔ ۳۰ جنوری ۱۹۸۹ء)

مولانا منظور احمد چنیوٹی کی مرزا طاہر کو پھر مباہلے کی دعوت

چنیوٹ ۱۵ فروری (پ ر) رکن پنجاب اسمبلی مولانا منظور احمد چنیوٹی نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کو ایک بار پھر ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء سے پہلے پہلے مباہلے کی دعوت دی ہے ایک بیان میں مولانا چنیوٹی نے کہا ہے کہ مرزا طاہر قادیانی جہاں اور جب چاہے۔ میرے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی میں کاذب ہونے پر مباہلہ کرے۔ مولانا چنیوٹی نے مزید کہا ہے کہ مرزا طاہر قادیانی کی لندن کی تقریر جس کا کیسٹ میرے پاس موجود ہے محض بوکھلاہٹ ہے کہ ۱۵ ستمبر تک قادیانیت دنیا سے ختم نہ ہوئی تو میں (مولانا منظور چنیوٹی) جھوٹا ہوں گا۔ مولانا نے کہا کہ حق و باطل کا فیصلہ کوئی بازیچہ کا کھیل نہیں جو مرزا طاہر کھیل رہا ہے۔ اپنی پوری قوم کو مباہلے کا موضوع بنانے کی بجائے وہ خود میدان میں کیوں نہیں آتا اگر وہ پاکستان آنے کے لئے تیار نہیں تو اس کے لئے میں انگلستان جانے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ خود مباہلے میں آئے۔“

(روزنامہ نوائے وقت ۱۶ فروری ۱۹۸۹ء)

ان تمام ژولیدہ دماغی تحریرات کے بعد اب جناب مولانا صاحب کو جان کے لالے پڑ گئے اور عبد اللہ آتھم کی طرح لگے الزامات تراشنے اور ایک نادیدہ ناشنیدہ خوف آپ پر مسلط ہوتا چلا گیا۔ اس خوف کا اظہار جناب نے صوبائی اسمبلی میں ایک تحریک استحقاق پیش کرتے ہوئے کیا عنوان ہے :-

مرزا طاہر احمد کے خلاف چنیوٹی کی تحریک پر فیصلہ محفوظ

مباہلہ کے تحت ۱۵ ستمبر تک میرے قتل کی پیشگوئی کرنے پر مرزا طاہر احمد کو

انٹرپول کے ذریعے بلایا جائے

مولانا کے مرنے سے اسلام کو خطرہ نہیں، انہیں بلٹ پروف جیکٹ دی جائے

خواجہ محمد یوسف!

لاہور (سٹاف رپورٹر) پنجاب اسمبلی کے سپیکر میاں منظور احمد وٹو نے اسمبلی کے رکن مولانا منظور احمد چنیوٹی کی تحریک استحقاق پر فیصلہ محفوظ کر لیا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنی تحریک استحقاق میں کہا تھا کہ قادیانی رہنما مرزا طاہر احمد نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء سے قبل قتل ہو جائیں گے۔ قادیانی پیشگوئی اور مباہلہ کی آڑ میں گھناؤنی سازش کرتے ہیں اور پھر اس سازش کو اپنی پیشگوئی کی سچائی کے طور پر ظاہر کرتے ہیں مرزا طاہر احمد نے کہا تھا کہ ضیاء الحق شہید کا حادثہ مباہلہ کا نتیجہ ہے مجھے بھی دھمکی دی گئی ہے کہ میرا بھی ضیاء الحق کا انجام ہوگا۔ فضل حسین راہی نے کہا کہ میں چیلنج کرتا ہوں کہ ضیاء الحق کو شہید ثابت نہیں کر سکتے اس پر تلخ کلامی کے بعد سپیکر نے کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ چیلنج کے تصفیے ایوان سے باہر کئے جائیں۔ پیپلز پارٹی کے رکن محمود الحسن ڈار نے کہا کہ مولانا آپ کو انشاء اللہ شہادت ملے گی۔ اسلامی جمہوری اتحاد والے ایک قادیانی رکن کو پیپلز پارٹی کے فارورڈ بلاک میں شامل کرنے چاہتے ہیں کہ مولانا چنیوٹی شہید ہوں اور ان کا مقبرہ بنے۔

وزیر قانون نصر اللہ دریشک نے کہا کہ حکومت کا فرض ہے کہ مولانا کو تحفظ فراہم کرے اس سلسلے میں مقامی پولیس اور انتظامیہ کو خصوصی ہدایات جاری کی جائیں گی۔ نہ معلوم فرد کے خطاب پر تحریک استحقاق پیش نہیں ہو سکی۔ مولانا جو چاہیں ان کو تحفظ فراہم کیا جا سکتا ہے اگر یہ معاملہ قابل دست اندازی پولیس ہے تو مقدمہ درج ہو سکتا ہے لیکن یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنا درست نظر نہیں آتا اگر پولیس مقدمہ درج نہ کرے تو تحریک استحقاق پر غور ہو سکتا ہے مولانا چنیوٹی نے کہا کہ مجھے پولیس کے تحفظ کی ضرورت نہیں میرے پاس مرزا طاہر احمد کی آواز میں وہ کیسٹ بھی موجود ہے جس میں میرے قتل کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس لئے اسمبلی مرزا طاہر احمد کو انٹرپول کے ذریعے پاکستان لائے اور اس کے خلاف کارروائی کی جائے یہ میرا نہیں اسلام کا معاملہ ہے۔ پیپلز پارٹی کے رکن خواجہ یوسف نے کہا کہ مولانا چنیوٹی نے اس سے قبل کہا تھا کہ مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے غائب کیا ہے اگر اسلم قریشی مل جائیں تو میں اپنے آپ کو پھانسی دے دوں گا۔“

اسلم قریشی مل گئے لیکن مولانا چنیوٹی نے اپنے آپ کو پھانسی نہیں دی۔ جس کیسٹ کا مولانا ذکر کر رہے ہیں وہ تو کوئی بھی بنا سکتا ہے ان کو بلٹ پروف جیکٹ دی جائے مولانا یا میرے مرنے سے اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا اگر مولانا شہید ہو جائیں گے تو یہ ان کے لئے رتبہ ہوگا چوہدری ظہیر الدین نے کہا مولانا نے قادیانیوں کا بول بالا کیا ہے وہ ان کو قتل نہیں کریں گے نوابزادہ غضنفر علی گل نے کہا کہ مولانا کے رہنما نے یہودیوں کی جانب سے نوبل انعام لینے والے عبد السلام کی قومی اسمبلی میں تقریر کرائی اور اس نے کہا کہ میں پہلا مسلمان ہوں جس نے نوبل انعام لیا جب کہ ہمارے وزیر اعظم نے قادیانیت کا نوے سالہ مسئلہ ختم کر دیا تھا پیپلز پارٹی کے رکن شبیر احمد نے کہا کہ میں بات کرنے کھڑا ہوا ہوں تو میرے اپنے ساتھیوں نے شور مچا دیا ہے میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔ مولانا چنیوٹی کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے۔ ذاکر حسین شاہ نے کہا کہ اگر پولیس مولانا کا مقدمہ درج نہ کرے تو وہ تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں فی الحال نہیں۔ جعفر اور طارق انیس نے تحریک منظور کرنے کو کہا۔ اسلم گورداسپوری نے کہا مولانا صرف ملک میں فساد چاہتے ہیں۔ ان کو کوئی خطرہ نہیں۔

ڈاکٹر ضیاء اللہ بنگش نے کہا کہ تحریک منظور نہ کی جائے۔ عاشق گوپانگ نے تحریک کی حمایت کی۔ خالد لطیف کاردار نے تحریک کی مخالفت کی۔ چنیوٹی نے کہا کہ قادیانیوں نے ذوالفقار علی بھٹو کو بھی برا بھلا کہا تھا۔ فضل حسین راہی نے کہا مولانا ایسے فرد پر تنقید کر سکتے ہیں جنہوں نے قادیانیت کا مسئلہ حل کیا۔ اور جس نے آئین توڑا اس کی تعریف کرتے ہیں پھر خود سپیکر منظور احمد وٹو کو قادیانی قرار دیا بعد میں کہا کہ میں غلطی پر تھا ہم ایسے شخص کی بات تسلیم نہیں کر سکتے۔“ (باقی آئندہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۲/۱۲/۸۹ کو مکرم چوہدری سعید احمد صاحب سابق ناظر امور عامہ قادیان کی چھوٹی بیٹی عزیزہ امۃ الحکیم صاحبہ کی تقریب شادی عزیز طارق حبیب صاحب گدت فریز ٹ مغربی جرمنی کے ساتھ سادہ دعائیہ تقریب سے سر انجام پائی۔

عزیز طارق حبیب نے مورخہ ۲۳/۱۲/۸۹ کو مدرسہ احمدیہ کے ہال اور ملحقہ کمروں میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں تین صد کے قریب مرد و زن شامل ہوئے۔

(ادارہ)

پروگرام دورہ مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید مع مکرم عبد الوکیل صاحب

برائے صوبہ بنگال - اڑیسہ - ایم پی

تحریک جدید عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے جاری عظیم الشان جہاد کبیر ہے۔ تحریک جدید کے چندے صدقہ جاریہ ہیں۔ اور اس کے ہر مجاہد کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ درج ذیل پروگرام کے مطابق خاکسار وکیل المال تحریک جدید و مکرم عبد الوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید بغرض اعانہ و وصولی چندہ تحریک جدید جملہ جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ جملہ صدر صاحبان و سیکرٹریان و مبلغین و معلمین کرام سے کما حقہ، تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۶/۱/۹۰
کلکتہ	۱۹/۱/۹۰	۱۰	۲۹
برلیشہ	۲۹	۱	۳۰
ہوگلہ	۳۰	۱	۳۱
موہن پور / لبنت پور / سرلیشہ	۳۱	۱	۱/۲/۹۰
ڈائمنڈ ہاربر	۱/۲/۹۰	۱	۲
کبیرہ	۲	۱	۳
بانسرہ	۳	۱	۴
چھوٹا کلکتہ	۴	۱	۵
بتھاری	۵	۱	۶
کلکتہ	۶	۳	۹
حلقہ مرشد آباد	۹	۱۲	۲۱
کلکتہ	۲۱	۳	۲۴
سورو	۲۴	۳	۲۷
بالاسور / ہلدی پدا	۲۷	۱	۲۸
بھدرک	۲۸	۲	۲/۳/۹۰
تاراکوٹ	۲/۳/۹۰	۱	۳
کٹک	۳	۱	۴
چودوار	۴	۱	۵

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
کرڈاپلی	۵/۳/۹۰	۳	۸/۳/۹۰
پینکال	۸	۲	۱۰
کوٹیلہ	۱۰	۱	۱۱
ارکھ پٹنہ	۱۱	۱	۱۲
تالبر کوٹ	۱۲	۱	۱۳
غنیچہ پاڑہ	۱۳	۱	۱۴
کٹک	۱۴	۳	۱۷
سونگڑہ	۱۷	۲	۱۹
کیندراپاڑہ	۱۹	۱	۲۰
کٹک	۲۰	۱	۲۱
پارادیپ	۲۱	۱	۲۲
سرلو نیا گاؤں	۲۲	۱	۲۳
کٹک بھوبنیشور	۲۳	۴	۲۷
خوردہ کیرنگ	۲۷	۴	۳۱
نرگاؤں	۳۱	۱	۱/۴/۹۰
رانیہ کا گوڑہ / نیا گڑھ	۱/۴/۹۰	۱	۲
کٹک	۲	۲	۴
بسنہ پردہ	۴	۱	۵
رائے پور	۵	۱	۶
اندور	۶	۱	۷/۴/۹۰
قادیان	-	-	-

سال ۱۹۹۰ء میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام

عہدیداران، مبلغین اور معلمین کرام جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے گذارش ہے کہ درج ذیل پروگرام کے مطابق شایان شان رنگ میں جلسوں کا اہتمام کریں اور بروقت مختصر اور جامع رپورٹیں نظارت ہذا کی معرفت اخبار بدر کو بھجوائیں۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کم از کم چار جلسے کریں سہولت کے مطابق تاریخ بدل سکتے ہیں۔

(۱) جلسہ یوم مصلح موعودؓ ۲۰ فروری بمطابق تبلیغ ۱۹۹۰ء/۱۳۶۹ہش (۲) جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۳ مارچ بمطابق امان ۱۹۹۰ء/۱۳۶۹ہش (۳) جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹ اپریل بمطابق شہادت ۱۹۹۰ء/۱۳۶۹ہش (۴) جلسہ یوم خلافت ۲۷ مئی بمطابق ہجرت ۱۹۹۰ء/۱۳۶۹ہش (۵) جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۴ جون بمطابق احسان ۱۹۹۰ء/۱۳۶۹ہش (۶) ہفتہ قرآن کریم … جولائی بمطابق وفا ۱۹۹۰ء/۱۳۶۹ہش (۷) جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۶ اگست بمطابق ظہور ۱۹۹۰ء/۱۳۶۹ہش (۸) جلسہ یوم پیشوایان مذاہب ۲۳ ستمبر بمطابق تبوک ۱۹۹۰ء/۱۳۶۹ہش (۹) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

احباب جماعت کی خصوصی توجہ کیلئے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ۹۰-۱۹۸۹ء کی ششماہی اوّل ختم ہو کر ساتواں مہینہ گذر رہا ہے۔ مجموعی طور پر جائزہ لینے سے ظاہر ہے کہ نسبتی بجٹ کے مقابل پر چندہ جات کی وصولی بہت کم ہو تی ہے۔ اکثر جماعتوں کی وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ اور متعدد جماعتوں کے ذمہ گذشتہ مالی سال کی معقول رقوم قابل ادا ہیں۔ اس لئے تمام امراء و صدر صاحبان و عہدیداران مال، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ حضور انور کے ارشاد گرامی کی روشنی میں تمام بقایا داران سے ملکر پیار و محبت سے لازمی چندہ جات (حصہ آمد، چندہ عام، جلسہ سالانہ) کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرمادیں۔ تاکہ بقایا لازمی چندہ جات سو فیصد وصولی ہو سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق آئندہ سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے بجٹ باشرح تشخیص کرنے نیز بقایا لازمی چندہ جات کی وصولی کے لئے نظارت ہذا کے نائب ناظر صاحب و انسپکٹران بیت المال آمد کو ہندوستان کی جماعتوں میں مالی دورہ پر بھجوایا جارہا ہے۔ اُمید ہے کہ تمام عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین کرام ان کے ساتھ کما حقہٗ تعاون فرمائیں گے۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس عہد کو سامنے رکھیں کہ میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا۔ جب آپ اس پر عمل کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں و انعامات کے دروازے آپ پر کھل جائیں گے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دُنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے اپنے کئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ دوستوں کو حقیقی طور پر دین کو دُنیا پر مقدم رکھتے ہوئے بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق بخشے آمین ؁

ناظر بیت المال آمد قادیان

ادائیگی زکوٰۃ اور احباب جماعت کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے قرآن کریم میں جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب نصاب فرد کو اس کی ادائیگی کا تاکیدی حکم ارشاد فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جس صاحب مال نے اپنے مال سے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو گی اس کے مال کو جہنم کی آگ پر گرم کیا جائے گا۔ پھر اس کی تختیاں بنا کر ان کے ذریعہ سے اس کے پہلوؤں پر داغ دیا جائیگا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ کریگا کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے پھر اس سزا کے بعد غور کرے گا کہ آیا اس کو اب دوسرے اعمال کے لحاظ سے جنت میں داخل کیا جائے یا جہنم میں"۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر افراد اس حکم پر عمل پیرا ہیں اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس اہم ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے لیکن مسائل سے علم واقفیت کی وجہ سے ان کی طرف سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو رہی ہے۔ ہماری جماعت کی صاحب نصاب خواتین کو بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے کیونکہ غیر مستعمل زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے اس طرف کما حقہٗ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

واضح ہو کہ زکوٰۃ کی رقم خلیفہ وقت کی نمائندگی میں مرکزی زکوٰۃ کمیٹی قادیان کی اجازت کے بغیر از خود مستحقین میں تقسیم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

افسوس! مکرم مولوی عبداللطیف صاحب ملکانہ قادیان وفات پا گئے

اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ ۱۹۳۵ء کے قریب صالح نگر آگرہ میں مکرم منور خاں صاحب کے گھر پیدا ہوئے پیدائشی احمدی تھے والد صاحب نے حصول تعلیم کے لئے قادیان بھیجا مولوی فاضل پاس کر کے آپنے خدمت سلسلہ کے لئے اپنی زندگی وقف کی۔ ساندھن صالح نگر یا دیگر وغیرہ علاقوں میں بطور مبلغ کام کیا اسی طرح قادیان میں رہ کر مختلف دفاتر میں بھی کام کرنے کا موقعہ ملا ایک عرصہ سے تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں دینیات کے استاد کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے تھے۔

مورخہ ۵/۱/۹۰ کو جمعہ کی تیاری کر رہے تھے کہ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے قبل اس کے کہ طبی امداد پہنچتی آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اسی وقت آپ کی اہلیہ کو راٹھ میں اطلاع دی گئی جو کہ مورخہ ۷ جنوری کو ظہر کے وقت اپنے چھوٹے بھائی مکرم ابصار صاحب کے ساتھ قادیان پہنچ گئیں اسی طرح آپ کے بہنوئی مکرم خورشید علی صاحب بہن صغریٰ بیگم بھی قادیان پہنچ گئیں نیز آپ کے خسر مکرم انوار محمد صاحب جو کہ پاکستان جا چکے تھے اطلاع ملنے پر ربوہ سے ہی واپس لوٹ آئے۔ مورخہ ۷/۱/۹۰ کو ہی بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نیک سیرت پابند صوم وصلوٰۃ خوش طبع مہمان نواز ملنسار اور

(مسلسل اگلے صفحہ پر)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

زد جام عشق ۱۰۰/- روپے - حبوب مفید اطفرا ۴۵/- روپے

اکسیر اولاد (نرینہ کورس) - روشن کاجل

تریاق معدہ ــــــ حب جدوار

۸/- ۱۵/- ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی فون:- ۹۲۹۴۴۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGH ROAD,
MADRAS -600004
PHONE NO -76360
74350

آٹو ونگس

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف ، مالکان ساڑی مارٹ ، صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

پیشکردہ: بالی پولیمرز کلکتہ ۴۶

ٹیلیفون نمبر: ۵۲۰۶ ، ۵۱۳۷ ، ۲۰۲۸ ، ۴۳

کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے پیچھے ایک غمزدہ بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بیٹی زیرِ تعلیم ہے اور بیٹے دفاتر میں خدمتِ سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ مرحوم والدین کے اکلوتے بیٹا تھے۔

قارئینِ بدر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور حامی و ناصر ہو۔

(ادارہ)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

CALCUTTA - 700073.

PHONES } OFFICE :- 275475
RESI :- 273903

أَرْشِدُوْا أَخَاكُمْ

(اپنے بھائی کو ہدایت کرو!)

AZ

MOHAMMAD RAHMAT

PHONE :- C/O. 393238 / 893518.

SPECIALIST IN ALL KINDS OF

TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.

45, B. PANDUMALI COMPOUND.

DR. BHADKAMKAR MARG.

BOMBAY - 400008.

أَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA, PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ارشادِ نبوی

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا۔ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا

محتاجِ دعا

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکمِ محمد جہاں میں ۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO. OP. HOUSE SOCT.

PLOT NO. 6, GROUND FLOOR, OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)

PHONES } OFFICE :- 6348179
RESI :- 6289389 } BOMBAY - 400099.

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا

(سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)

(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS,

DEALERS IN :-

TIMBER TEAK POLES, SIZES, FIRE WOOD,

MANUFACTURERS OF :-

WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.

P.O. VANIYAMBALAM

(KERALA)

اصلاحِ نفس

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ (بخاری)

ترجمہ:- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ انسان کے جسم میں ایک ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے کہ جب وہ اچھا ہو جائے تو تمام جسم اچھا ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ خراب ہو جائے تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے۔ اور اے مسلمانو ہوشیار ہو کر سن لو کہ وہ دل ہے۔

طالبانِ دعا

محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد

پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ ۷۳۔

يَنصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ } تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE - 670001. PHONE:- 4498.

HEAD OFFICE:- P.O. PAYANGADI

(KERALA) PIN. 670303.

PHONE NO. 12.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس — انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم ص۳۶)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ:۔ نمبر ۲۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون نمبر:۔ 42916

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders,

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS,

SHOE MARKET, NAYAPUL

HYDERABAD - 500002, PHONE:- 522860.

آٹو ٹریڈرز AUTOTRADERS

16 - MANGOE LANE

CALCUTTA - 700001.

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پُرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱ ۔ تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE" ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-1652 و 28-5222

"جو دعا کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!